اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ

مئی ۲۰۲۳ تا فروری ۲۰۲۴ء
ہجرت ۱۴۰۲ ہش تا تبلیغ ۱۴۰۳ ہش

النور

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلّہ

امریکن فضل مسجد ۔ ابتدائی دِنوں کی ایک تصویر

Muslims who believe in the Messiah
Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian

American Fazl Mosque in Washington DC in its early days. Pictures courtesy Alladin Family.

امیریکن فضل مسجد ابتدائی زمانے میں (بشکریہ الٰہ دین فیملی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

البقرہ : ۲۵۸

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

النور

ریاستہائے متحدہ امریکہ — Al-Nur

ہجرت ۱۴۰۲ہش تا تبلیغ ۱۴۰۳ہش — مئی ۲۰۲۳ تا فروری ۲۰۲۴ء — شوال ۱۴۴۴ تا شعبان ۱۴۴۵ ہجری

اس شمارے میں

لکھنے کا پتہ: Al-Nur@ahmadiyya.us

Al-Nur, 15000 Good Hope Road Silver Spring, MD 20905

قُرآن کریم

کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے

يٰۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَايَسْخَرْقَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَانِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (تم میں سے) کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں)۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔ اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو۔ ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بری بات ہے۔ اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلا شبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متّقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

(سورۃ الحجرات: 14,12)

حدیثِ مبارکہ

تجسس، عیب جوئی اور دوسروں کی تحقیر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ،رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَاتَحَاسَدُواوَلَاتَبَاغَضُوا وَلَاتَدَابَرُوا وَكُونُواعِبَادَ اللَّهِ اِخْوَانًا."

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظنّ سے بچو یقیناً بدظنی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور ٹوہ نہ لگاؤ اور تجسس نہ کرو دنیاداری میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش نہ کرو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے بے رخی نہ کرو، اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظن والتجسس۔4632، حدیقۃ الصالحین صفحہ 696)

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

'اسلام نے کبھی جبر کا مسئلہ نہیں سکھایا

"اسلام نے کبھی جبر کا مسئلہ نہیں سکھایا۔ اگر قرآن شریف اور تمام حدیث کی کتابوں اور تاریخ کی کتابوں کو غور سے دیکھا جائے اور جہاں تک انسان کے لئے ممکن ہے تدبر سے پڑھا یا سنا جائے تو اس قدر وسعت معلومات کے بعد قطعی یقین کے ساتھ معلوم ہو گا کہ یہ اعتراض کہ گویا اسلام نے دین کو جبراً پھیلانے کے لئے تلوار اٹھائی ہے نہایت بے بنیاد اور قابلِ شرم الزام ہے اور یہ ان لوگوں کا خیال ہے جنہوں نے تعصب سے الگ ہو کر قرآن اور حدیث اور اسلام کی معتبر تاریخوں کو نہیں دیکھا بلکہ جھوٹ اور بہتان لگانے سے پورا پورا کام لیا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ قریب آتا جاتا ہے کہ راستی کے بھوکے اور پیاسے ان بہتانوں کی حقیقت پر مطلع ہو جائیں گے۔ کیا اس مذہب کو ہم جبر کا مذہب کہہ سکتے ہیں جس کی کتاب قرآن میں صاف طور پر یہ ہدایت ہے کہ

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

(البقرۃ:257)

یعنی دین میں داخل کرنے کے لئے جبر جائز نہیں۔

کیا ہم اس بزرگ نبی کو جبر کا الزام دے سکتے ہیں جس نے مکہ معظّمہ کے تیرہ برس میں اپنے تمام دوستوں کو دن رات یہی نصیحت دی کہ شر کا مقابلہ مت کرو اور صبر کرتے رہو۔ ہاں جب دشمنوں کی بدی حد سے گزر گئی اور دین اسلام کے مٹا دینے کے لئے تمام قوموں نے کوشش کی تو اس وقت غیرتِ الٰہی نے تقاضا کیا کہ جو لوگ تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار ہی سے قتل کئے جائیں۔ ورنہ قرآن شریف نے ہرگز جبر کی تعلیم نہیں دی۔ اگر جبر کی تعلیم ہوتی تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جبر کی تعلیم کی وجہ سے اس لائق نہ ہوتے کہ امتحانوں کے موقع پر سچے ایمانداروں کی طرح صدق دکھلا سکتے۔ لیکن ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ کے صحابہ کی وفاداری ایک ایسا امر ہے کہ اس کے اظہار کی ہمیں ضرورت نہیں۔ یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ ان سے صدق اور وفاداری کے نمونے اس درجہ پر ظہور میں آئے کہ دوسری قوموں میں ان کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ اس وفادار قوم نے تلواروں کے نیچے بھی اپنی وفاداری اور صدق کو نہیں چھوڑا بلکہ اپنے بزرگ اور پاک نبی کی رفاقت میں وہ صدق دکھلایا کہ کبھی انسان میں وہ صدق نہیں آ سکتا جب تک ایمان سے اس کا دل اور سینہ منور نہ ہو۔ غرض اسلام میں جبر کو دخل نہیں۔ اسلام کی لڑائیاں تین قسم سے باہر نہیں

(۱) دفاعی طور پر یعنی بطریق حفاظت خود اختیاری۔

(۲) بطور سزا یعنی خون کے عوض میں خون۔

(۳) بطور آزادی قائم کرنے کے یعنی بغرض مزاحموں کی قوت توڑنے کے جو مسلمان ہونے پر قتل کرتے تھے۔

پس جس حالت میں اسلام میں یہ ہدایت ہی نہیں کہ کسی شخص کو جبر اور قتل کی دھمکی سے دین میں داخل کیا جائے تو پھر کسی خونی مہدی یا خونی مسیح کی انتظار کرنا سراسر لغو اور بیہودہ ہے۔۔۔" (مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 11 تا 12)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں امریکی احمدیوں کی نماز جنازہ غائب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل امریکی احباب اور خواتین کی نماز جنازہ غائب ماہ مئی تا نومبر میں ادا فرمائی۔

مکرم شفیق احمد جسکانی صاحب (امریکہ)

19، ستمبر 2022ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے 1959ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی اہلیہ مکرمہ شمیم جسکانی صاحبہ کے پڑدادا تھے۔ مرحوم نے 1982ء میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد پاکستان بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن میں بطور صوبائی صدر کام کیا اور پھر وہاں سے بطور نیشنل صدر ریٹائر ہوئے۔ مرحوم 1971ء میں کیلیفورنیا (امریکہ) منتقل ہوئے اور وفات تک وہیں مقیم رہے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

مکرم محمد احمد صاحب ابن مکرم ملک محمد نواز صاحب (امریکہ)

30/ نومبر 2022ء کو 53 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے دادا مکرم حاجی رجادہ صاحب نے 1930 میں قادیان جا کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی تھی۔ مرحوم تہجد گزار اور نمازوں کے پابند تھے اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ حضور انور کے خطبات بڑی باقاعدگی سے اپنی فیملی کے ساتھ سنا کرتے تھے۔ خلافت سے آپ کا اطاعت اور وفا کا بڑا گہرا تعلق تھا۔ آپ کو تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا اور بچوں کے ہمراہ تبلیغی پروگراموں میں شامل ہوتے تھے۔ آج کل امریکہ میں مقیم تھے جہاں آپ اپنی فیملی کے ہمراہ اگست 2018ء میں سری لنکا سے بطور ریفیوجی منتقل ہوئے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔

مکرم ریاض احمد زاہد صاحب ابن مکرم صوفی عنایت اللہ خان صاحب مرحوم (چک سکندر ضلع گجرات۔ حال امریکہ)

۲۶/ دسمبر ۲۰۲۲ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ نے اپنی مجلس کے قائد اور زعیم انصار اللہ کے علاوہ لوکل جماعت کے نائب صدر اور سیکرٹری سمعی وبصری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ۱۹۸۸ء میں آپ پاکستان سے امریکہ منتقل ہوگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ شامل ہیں۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

مکرمہ خانم رفیعہ مجید صاحبہ اہلیہ مکرم مجید احمد خان صاحب (شکاگو۔ امریکہ)

۱۲/ فروری ۲۰۲۳ء کو ۸۶ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت میاں محمد خان صاحب کپور تھلوی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور محترم خان محمد ابراہیم خان صاحب (آف کپورتھلہ) کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ جماعت کی فعال ممبر تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ایک نیک اور مخلص بزرگ خاتون تھیں۔ ۲۰۰۸ء میں پاکستان سے امریکہ منتقل ہوگئی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

مکرم حفیظ اللہ خان صاحب (اکاؤنٹنٹ شعبہ مال۔ امریکہ)

۲۱/ فروری ۲۰۲۳ء کو ۳۷ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے نانا حضرت چودھری قائم دین صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم محمد آباد سٹیٹ سندھ میں حاصل کی اور پھر پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ملازمت شروع کی اور ساتھ ہی اسلامیات میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ۱۹۹۸ء میں فیملی کے ساتھ امریکہ شفٹ ہوگئے اور شعبہ مال امریکہ کے علاوہ ایم ٹی اے مسرور ٹیلی پورٹ سلور سپرنگ میری لینڈ میں بطور شفٹ انچارج خدمت کی توفیق پائی۔ لمبا عرصہ افراد جماعت کو ہومیو پیتھی ادویات کی ترسیل کا کام بھی کرتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، منکسر المزاج، نرم دل، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم نے قرآن کریم کے کچھ حصے حفظ کیے ہوئے تھے اور بڑی خوش الحانی سے ان کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اسلام احمدیت اور نظام جماعت کے بارہ میں گہرا علم رکھتے تھے اور خلافت سے بہت عشق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ مکرم حمید اللہ خان صاحب (مربی سلسلہ) کے بھائی تھے۔

مکرمہ منیرہ سلطان صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر (ریٹائرڈ) سلطان احمد چودھری صاحب

4/ مارچ 2023ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا مکرم چودھری فیض بخش صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، بہت ہنس مکھ، مہمان نواز، غریب پرور اور سلسلہ سے انتہائی عقیدت رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ ایثار، قربانی اور خدمت کا جذبہ بہت

نمایاں تھا۔ لجنہ میں کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کی توفیق پاتی رہیں۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

مکرم محمد نواز سیال صاحب (امریکہ)

۲۲/مارچ ۲۰۲۳ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو پاکستان میں قائد مجلس واہ کینٹ، قائد علاقہ راولپنڈی، جنرل سیکرٹری جماعت کوئٹہ، ناظم انصار اللہ کوئٹہ، نائب ناظم علاقہ راولپنڈی، سیکرٹری تعلیم القرآن اسلام آباد اور سیکرٹری مال کے طور پر جماعتی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ پنجگانہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، صلح جو، خوش اخلاق، حلیم طبع، مہمان نواز، لوگوں کی خوشی غمی میں شرکت کرنے والے ایک نیک فطرت انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہے۔

مکرم چودھری غلام قادر صاحب (امریکہ)

۱۵/اپریل ۲۰۲۳ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور حضرت منشی محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے۔ ۱۹۷۰ء میں امریکہ منتقل ہوئے۔ دینی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اطاعت اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور ایک بیٹا شامل ہے۔

مکرمہ امۃ السمیع شفیق صاحبہ بنت مکرم شیخ نصیر الدین صاحب (جماعت شارلٹ)

۲۵/اپریل ۲۰۲۳ء کو ایک کار حادثہ میں ۶۰ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرمہ امۃ الرحمٰن احمد صاحبہ (نیشنل سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ امریکہ) کی چھوٹی بہن تھیں۔ آپ کے والد مکرم شیخ نصیر الدین صاحب واقف زندگی تھے جنہیں مبلغ انچارج نائیجیریا اور مبلغ انچارج زیمبیا کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

مکرم پروفیسر مرزا بشیر احمد صاحب (نوشہرہ کینٹ۔ حال ورجینیا امریکہ)

۵/مئی ۲۰۲۳ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا غلام رسول صاحب رضی اللہ عنہ آف پشاور کے بیٹے محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب (مفتی سلسلہ) کے داماد اور مکرم مرزا مقصود احمد صاحب (سابق امیر جماعت پشاور) اور مکرم مرزا عبد الحفیظ صاحب ایڈووکیٹ (سابق صدر جماعت ضلع نوشہرہ و سابق صدر بار ایسوسی ایشن نوشہرہ) کے بھائی تھے۔ مرحوم محکمہ تعلیم سے وابستہ تھے۔ احمدیہ کالج گھٹیالیاں کے ابتدائی دور میں وہاں لیکچرر اور پرنسپل بھی رہے۔ آپ علم دوست اور وسیع معلومات رکھتے تھے۔ اپنے مضمون فلاسفی پر عبور رکھنے کے علاوہ انگریزی زبان کے بھی ماہر تھے۔ ایک زمانہ میں آپ کے تحقیقی مضامین اور تبصرے انگریزی اخبار ”پاکستان ٹائمز“ میں شائع ہوا کرتے تھے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ ہر طبقہ اور ہر عمر کے شخص سے اس کی طبیعت اور دلچسپی کے موافق گفتگو کرنے کے ماہر تھے۔ ۱۹۶۰ء میں جب مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت احمدیہ انٹر کالجئیٹ ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا تو مرحوم اس کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ جب بھی کوئی نامور غیر ملکی شخصیت یا وفد صوبہ سرحد کے دورہ پر آتا تو آپ اس موقع پر بطور جماعتی نمائندہ شامل ہو کر جماعت کا تعارف کرواتے اور قرآن کریم کا ترجمہ اور جماعت کا لٹریچر پیش کیا کرتے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، ضرورت مندوں کی مدد کرنے والے، خلافت کے شیدائی، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ جماعتی طور پر مرحوم نے قائد خدام الاحمدیہ نوشہرہ، قائد خدام الاحمدیہ ضلع پشاور، ناظم انصار اللہ ضلع پشاور، صدر جماعت نوشہرہ اور امیر جماعت ضلع نوشہرہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

مکرم بشیر احمد پرویز صاحب ابن مکرم راج ولی صاحب (دوالمیال۔ حال امریکہ)

۱۳/مئی ۲۰۲۳ء کو ۸۹ سال کی عمر میں امریکہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے نانا مکرم مستری غلام احمد صاحب (آف دوالمیال) کے ذریعہ سے آئی جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، صابر و شاکر، دعا گو، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ ۱۹۷۹ء میں جرمنی آگئے تھے اور وہاں مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ گو مبلغ نہ تھے مگر زندگی ایک سادہ اور فدائی مبلغ کی طرح گزاری۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

مکرم ملک محمد اشرف صاحب (امریکہ) ابن مکرم ملک برکت علی صاحب مرحوم (سابق امیر جماعت حافظ آباد)

۸/مئی ۲۰۲۳ء کو ۸۶ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے والد اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے اور آپ صوم وصلوٰۃ کے

پابند ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص یوکے) کے بھائی تھے۔

مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب (مشی گن۔امریکہ)

۱۴؍مئی ۲۰۲۳ء کو ۷۷ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، خلافت سے عقیدت اور جماعت کے ساتھ گہرا لگاؤ رکھنے والی ایک نیک مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم مدثر احمد صاحب آجکل بطور قائد تربیت مجلس انصاراللہ فن لینڈ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ حاجہ مجیدہ عبداللہ صاحبہ (امریکہ)

۲۱؍مئی ۲۰۲۳ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کا تعلق حیدر آباد انڈیا سے تھا۔ مرحومہ کے والدین چھوٹی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اس کے بعد مرحومہ کی کفالت مکرم خلیل ناصر صاحب (سابق مشنری انچارج امریکہ) نے اپنے ذمہ لی اور اسی دوران مرحومہ نے اسلام احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی اور انہیں مجیدہ عبد اللہ کا نام دیا گیا۔ مرحومہ کی مادری زبان Telgu تھی۔ آپ نے بڑی محنت اور لگن سے عربی اور اردو زبانیں سیکھیں تاکہ قرآن کریم پڑھ سکیں اور دعائیں یاد کر سکیں۔ ۱۹۴۷ء میں پارٹیشن کے بعد کراچی اور پھر امریکہ منتقل ہو گئیں۔ مرحومہ کی شادی ۱۹۶۵ء میں چودھری غلام قادر صاحب مرحوم سے ہوئی۔ ۱۹۷۰ء میں خاوند سے علیحدگی کے بعد اپنے دو کمسن بچوں کو اکیلے پالا۔ ۱۹۹۷ء میں آپ کو اپنے بیٹے کے ساتھ حج کرنے کی توفیق ملی اور اس کے بعد نظام وصیت میں شامل ہوئیں۔ مرحومہ نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اور اپنی زندگی کے تمام معاملات میں دعاؤں پر انحصار کیا کرتی تھیں۔ بہت سادگی سے زندگی گزاری اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔

مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب مرحوم (ربوہ۔حال لاس اینجلس امریکہ)

۴؍جون ۲۰۲۳ء کو ۸۶ سال کی عمر میں امریکہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد مکرم فضل کریم صاحب اپنے خاندان میں واحد احمدی تھے۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرنے والی، تہجد گزار، خدمت دین کے جذبہ سے سرشار، غریبوں کی ہمدرد اور خلافت کی اطاعت گزار ایک نیک مخلص خاتون تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے شامل ہیں۔ آپ جماعت کے معروف شاعر اور ریجنل امیر بیت الفتوح مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب کی والدہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شکیل صدیقی صاحب برکینا فاسو میں مربی تھے اور ۲۹ سال کی عمر میں وہیں پر وفات پا گئے تھے۔ آپ کے ایک پوتے مکرم مصطفی صدیقی صاحب (مربی سلسلہ) آجکل عربی ڈیسک یوکے میں کام کر رہے ہیں۔

مکرمہ مسعودہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مظفر احمد صاحب (میری لینڈ امریکہ)

۲۳؍جون ۲۰۲۳ء کو ۸۲ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت ملک علی حیدر صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، محنتی، نافع الناس، ایک نیک ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔ لمبی بیماری کو بہت صبر اور حوصلہ سے برداشت کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

مکرم اعجاز احمد ملک صاحب (میری لینڈ۔امریکہ)

۲۲؍جولائی ۲۰۲۳ء کو ۸۳؍سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پاکستان کے صوبہ سرحد میں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ میں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر کام کرتے رہے اور بہت ایمانداری اور سادگی سے زندگی گزاری۔ ضلع مردان میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری مال چارسدہ جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ۱۹۹۲ء میں امریکہ منتقل ہوئے اور لمبا عرصہ بطور لوکل سیکرٹری وصایا خدمت بجالاتے رہے۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور عقیدت کا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ کو عمرہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مرحوم موصی تھے اور اپنی زندگی میں حصہ جائیداد کی مکمل ادائیگی بھی کر چکے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک پوتے مکرم دانش احمد ملک صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا میں درجہ ثالثہ میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ مکرم مسعود ملک صاحب (نائب امیر امریکہ) کے چھوٹے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین (الفضل انٹرنیشنل مئی تا نومبر ۲۰۲۳)

جماعت احمدیہ امریکہ کی ملکی مجلس عاملہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جماعت احمدیہ امریکہ کی ملکی مجلس عاملہ 2022ء۔2025ء کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ یہ مجلس عاملہ یکم جولائی 2022ء سے۔30 جون 2025ء تک اپنے فرائض ادا کرے گی۔ اسمائے گرامی مع شعبہ جات درجِ ذیل ہیں:

2022ء۔2025ء

امیر .... مکرم مرزا مغفور احمد

جنرل سیکرٹری.......................... مکرم مُختار احمد ملہی

تبلیغ .... مکرم وسیم احمد سیّد

سیکرٹری تربیت .... مکرم فہیم یونس قریشی

سیکرٹری تعلیم .... مکرم عاطف رحمان میاں

سیکرٹری اشاعت .... مکرم سید ساجد احمد

سیکرٹری اشاعت سمعی وبصری .... مکرم فہیم پال

سیکرٹری امور خارجیہ .... مکرم امجد محمود خان

سیکرٹری امور عامہ .... مکرم بلال رانا

سیکرٹری ضیافت .... مکرم محمد امجد چودھری

سیکرٹری مال .... مکرم طلحہ احمد چودھری

ایڈیشنل سیکرٹری مال .... مکرم ناصر محمود احمد

سیکرٹری وصایا .... مکرم خالد احمد عطا

سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی ...... مکرم حافظ مبارک بولا کگوئی

سیکرٹری تحریک جدید .... مکرم انور محمود خان

سیکرٹری وقف جدید .... مکرم نصر اللہ احمد

ایڈیشنل سیکرٹری تربیت ووقف نو مبائعین . مکرم جُنید لطیف

سیکرٹری جائیداد .... مکرم نیاز بٹ

سیکرٹری وقف نو.......................... مکرم مرزا حارث احمد

سیکرٹری زراعت .... مکرم شوکت پرویز چودھری

سیکرٹری صنعت و تجارت.................. مکرم مُجیب اعجاز

محاسب.................................. مکرم محمد اووسو

امین .... مکرم بشیر احمد ملک

انٹرنل آڈیٹر .... مکرم مرزا نصیر احسان احمد

جماعت احمدیہ امریکہ کی خبریں

جماعت احمدیہ امریکہ کا انسانیت دوست انعام ــــ نادین مائنزہ کے نام

امور عامہ کے نیشنل سیکریٹری جناب امجد خان نے احمدیہ مسلم کمیونٹی امریکہ کے 73ویں سالانہ کنونشن کے تیسرے دن بین الاقوامی مذہبی آزادی سیکریٹریٹ (International Religious Freedom Secretariat) کی صدر نادین مائنزہ (Nadine Maenza) کا تعارف مندرجہ ذیل الفاظ میں کرایا:

ہم اس حیرت انگیز کام کو خلوص دل سے سراہتے ہیں جو ہر کسی کے لئے بھی مذہبی آزادی کے دفاع میں دو دہائیوں سے نہیں کیا گیا ہے۔ احمدی مسلمان امن، آزادی، ملک سے وفاداری اور انسانیت کی خدمت کے فروغ کے لیے پر عزم ہیں۔ 2011ء میں ہماری جماعت نے ایک سالانہ احمدیہ مسلم ہیومینیٹیرین ایوارڈ (Humanitarian Award) قائم کیا جس کا مقصد ان افراد کی خدمات کا اعتراف کرنا ہے جو دنیا بھر میں مظلوم اور پسماندہ طبقات کی مدد کے لئے بے لوث کوشش کرتے ہیں۔ ان برادریوں کے وکیل ہونے کے ناطے، یہ افراد بنیادی اور عالمگیر انسانی حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس سال ہم نادین مائنزہ کے کام کو احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں اور بہت خوشی محسوس کرتے ہیں۔ نادین بین الاقوامی مذہبی آزادی سیکریٹریٹ کی صدر اور واشنگٹن ڈی سی میں ولسن سینٹر (Wilson Center) کی عالمی مددگار جانی جاتی ہیں۔ اس سے قبل وہ وائٹ ہاؤس کی جانب سے امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی میں تعینات کی گئی تھیں جہاں انہوں نے چیئرپرسن (Chairperson) کی حیثیت سے مسلسل دو سال تک خدمات انجام دیں۔ وہ بین الاقوامی مذہبی آزادی کی منتظم اعلیٰ کی حیثیت سے دو دہائیوں سے زیادہ کا تجربہ رکھنے والی ایک معروف مقرر، مصنفہ اور حکمت عملی کی ماہر جانی جاتی ہیں۔ انہوں نے دنیا بھر میں مظلوم، مذہبی جماعتوں کے دفاع کے لئے انتھک کام کیا ہے، خاص طور پر عیسائیوں اور مسلمانوں کے حقوق کے لئے۔ انہوں نے امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی کی جانب سے مصر، سعودی عرب، میانمار، بحرین، انڈونیشیا، عراق، آذربائیجان، تائیوان اور پاکستان میں انسانی حقوق کے سرکاری وفود کی قیادت کی ہے۔ نادین نے پاکستان، افغانستان اور الجزائر میں مظلوم احمدی مسلمانوں کے حقوق کی اعلیٰ رنگ میں وکالت کی ہے۔ ہماری احمدیہ جماعت نے نادین کے ساتھ مل کر افغانستان سے مظلوم احمدی مسلمانوں کو نکالنے کے لئے مشکل حالات میں انتھک کام کیا ہے، نادین نے ذاتی طور پر اس منصوبے کی تکمیل کے لئے اپنے مصروف وقت میں سے سینکڑوں گھنٹے صرف کئے ہیں۔ کبھی کبھی رات کے اندھیرے میں مجھے ایسی ہی ایک مثال ہر دم یاد آتی ہے۔ لاس اینجلس میں صبح کے پونے دو بج رہے تھے جب مجھے اپنے احمدی بھائیوں اور بہنوں کے انتہائی خطرے میں ہونے کی خبر ملی جب افغانستان میں امدادی کارروائیاں جاری تھیں اور میں نے نادین کو یہ سوچ کر پیغام بھیجا کہ شاید اگلے دن اسے یہ پیغام مل جائے۔ انہوں نے اپنے وقت کے مطابق صبح چار بجے پیغام دیکھا اور اسی وقت مجھے فون کیا اور اگلے دو گھنٹے تک فون پر میرے ساتھ اس معاملے پر کارروائی کی تاکہ افغانستان میں ہمارے بھائیوں اور بہنوں کی ضروری مدد کی جا سکے۔ اسے یہ اعزاز دینا واقعی بہت خوشی کی بات ہے۔ ہم نے ان سے 2023ء کا احمدیہ مسلم ہیومینیٹیرین ایوارڈ وصول کرنے اور پھر اپنے تبصرے ہمارے ساتھ بانٹنے کے لیے کہا تھا۔ اب میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمارے مشنری انچارج مولانا اظہر حنیف صاحب سے یہ ایوارڈ وصول کریں۔

نادین مائنزہ سٹیج پر تشریف لائیں۔ سالانہ کنونشن کے سامعین کے نعروں کے درمیان ایوارڈ وصول کیا اور سامعین جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ سے خطاب کیا:

السلام علیکم، یہ انسانیت دوست اعزاز حاصل کرنا میرے لئے بہت فخر کی بات ہے، شکریہ۔ مجھے بہت سارے دوستوں اور پیشہ ور افراد کے ساتھ بات کرنے پر فخر ہے جو میری تعریف کرتے ہیں۔ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے احمدیہ جماعت کے بہت سے افراد کے ساتھ بہت وقت گزارنے کا موقع ملا۔ لندن میں مرزا مسرور احمد سے ملاقات کا موقع ملا۔ میں آپ کے اس نعرے سے متاثر ہوئی ہوں، "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔" میں فرط جذبات میں بہہ گئی ہوں۔ کیونکہ یہ صرف ایک نعرہ نہیں بلکہ یہ زندگی گزارنے کا طریقہ ہے۔

میں اس ایوارڈ کو ان دوستوں اور ساتھیوں کے ساتھ بانٹنا چاہتی ہوں جو خطرے میں پڑنے والی مذہبی اقلیتوں کو بچانے کے لیے ہمارے کام میں افغانستان کے انخلا میں

شراکت دار تھے۔ چارمین ہیڈنگ اور چی فنگ، چلفورڈ اور دیگر جو اس وقت نامعلوم رہے جب طالبان نے افغانستان پر قبضہ کیا اور انخلا کا اعلان کیا۔ مجھے ڈر تھا کہ ان طیاروں میں صرف وہی لوگ سوار ہو سکیں گے جن کے واشنگٹن ڈی سی میں طاقتور لوگوں کے ساتھ رابطے تھے۔ میں نے اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کام کیا کہ ہم سب سے زیادہ کمزور لوگوں کو شامل کریں، بشمول احمدیہ مشن کے بتائے ہوئے احمدی افراد اور کئی دیگر لوگوں کو۔ ان طیاروں کی فراہمی کے لئے نازرین فنگ اور مرسرون اور اس کوشش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے چی فنگ کا خصوصی شکریہ۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مذہبی اقلیتوں کے علاوہ ان میں سے آدھے طیارے جو نجی طور پر مالی اعانت سے چلائے جاتے تھے وہ امریکی حکومت کے لیے کام کرنے والوں سے بھرے ہوئے تھے، جن میں خواتین، جج حضرات اور دیگر لوگ شامل تھے۔ ان طیاروں میں ہم احمدیہ جماعت کے افراد کو باہر نکالنے میں کامیاب رہے۔ کچھ تکلیف دہ لمحات تھے، خاص طور پر ہم ایک رات طالبان کی چوکی پر پھنسے ہوئے تھے۔ آخر کار ہم سب کو بحفاظت ہوائی اڈے تک نکالنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ اچانک گولیوں کی گھن گرج شروع ہوئی اور سب کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ یہ ایک نازک لمحہ تھا۔ ہم آخر کار اس گروپ کا انخلا کر لیں گے، لیکن اس دن ایسا نہ ہو سکا اور اسی ہفتے میں بھی نہیں۔ شاید مہینوں لگ جائیں گے۔ میں اب بھی ان کے بارے میں سوچتی ہوں کہ ان کا اعتماد اور صبر قابل مثال ہے۔ میں پریشان ہوں کہ اب بھی بہت سے لوگ خطرے میں ہیں۔ میں روزانہ ان کے لئے دعا کرتی ہوں۔ ہم ضرورت کے مطابق مدد فراہم کرنے کے لئے پرعزم ہیں۔ الجزائر، ملائشیا اور خاص طور پر پاکستان سمیت کئی ممالک میں احمدیہ جماعت پر جو ہولناک ظلم و ستم ہو رہا ہے وہ انتہائی پریشان کن ہے۔ جناب عالی، جب میں کمشنر تھی تو ہمارے تعلقات احمدیہ جماعت سے بہت مضبوط تھے اور میں ان کی مسلسل حمایت اور لگن کو سراہتی ہوں۔ میں سفیر رشاد حسین اور ڈاکٹر ہیریسن ایکنز جیسے بہترین عملے کی بھی شکر گزار ہوں، جنہوں نے تندہی کے ساتھ اس کام کی وکالت کو جاری رکھا۔ میں امریکی حکومت پر زور دیتی ہوں کہ وہ ان لوگوں کا خیال رکھے۔ سفارشات مرتب کرے جن میں بین الاقوامی مذہبی آزادی ایکٹ 1998ء کی دفعہ 405C کے تحت پاکستان کے ساتھ ایک معاہدہ کرنا بھی شامل ہے۔ پاکستان توہین مذہب اور احمدیہ مخالف قوانین کو اس وقت تک استعمال کرے گا جب تک یہ معاہدہ جاری نہیں ہو جاتا۔ پاکستان توہین مذہب کو قابل ضمانت جرم قرار دے سکتا ہے۔ شناختی کارڈ پر مذہب کے خانے کو ختم کرنے پر دباؤ ڈالا جا سکتا ہے۔ یہ عملی اقدامات ہزاروں احمدیوں اور دیگر مذہبی اقلیتوں کے لئے نمایاں فرق ڈال سکتے ہیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم ان ممالک میں بھی مذہبی آزادی کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے عالمی سطح پر کام جاری رکھیں جہاں احمدیہ مسلمانوں اور دیگر پر براہ راست ظلم و ستم نہیں ہوتا۔ ایک اہم سوال یہ ہے کہ کیا آپ اور دیگر مذہبی اقلیتوں کو معاشرے میں مساوی شہری کے طور پر شامل کیا گیا ہے؟ اگر نہیں تو پھر بھی ہمیں کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ایسا کرتے ہیں، تو ہمیں مذہبی آزادی کے ان حالات کو مستقبل کے واقعات اور ان کا سامنا کرنے والے رہنماؤں کے خلاف تحفظ فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔ گزشتہ مئی میں آپ کو ملنے کے بعد میں فوری طور پر گریگ مچل کے ساتھ ارتھ سیکریٹریٹ (Earth Secretariat) میں ملی جہاں ہم عالمی سطح پر مذہبی آزادی کی تحریک کی حمایت کے لیے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کر رہے ہیں۔ ہم بین الاقوامی مذہبی آزادی، واشنگٹن ڈی سی اور عالمی سطح پر پچیس سے زیادہ ممالک میں گول میز کرتے ہیں۔ یہ گول میز اجلاسات سول سوسائٹی، سرکاری عہدیداروں میں مذہبی برادریوں کو اکٹھا کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی برادری کے مسائل کے حل تلاش کر سکیں اور عالمی سطح پر صاحب اقتدار کو مجبور کر سکیں۔ میں واشنگٹن ڈی سی کے گول میز اجلاس میں احمدیہ مسلمانوں کے قابل صدر کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ہمارے برطانیہ میں اور دنیا بھر میں یہ معاملات چل رہے ہیں۔ ہم چیزوں کو برداشت نہیں کرتے۔ ہم ان چیزوں کو برداشت کرتے ہیں جو ہم ایک دوسرے کو مساوی شہری کے طور پر قبول کرنا پسند نہ ہوں۔ یہاں تک کہ ہمارے منطقی اختلافات بھی اس کام میں مددگار ثابت ہوتے ہیں اور یہ طویل مدتی امن اور استحکام کی کلید ہے۔ ایک مسیحی ہونے کے ناتے مجھے خاص طور پر امتیازی سلوک، پسماندگی اور ظلم و ستم کے خلاف احمدی مسلمانوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے پر فخر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مل کر کام کرنے سے بہت سے باشعور لوگوں کی زندگیوں میں تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ خصوصی اعزاز کے لئے ایک بار پھر مشکور ہوں۔ یہ میرے لئے اتنا ہی اہم ہے جتنا آپ سب کے ساتھ میرا مسلسل رشتہ۔ مجھے یقین ہے کہ میں ارتھ سیکریٹریٹ اور ارتھ گول میز تحریک کے لیے بات کرتی رہوں گی اور میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں آپ کے ساتھ کھڑی رہوں گی اور کسی سے نفرت نہ کرنے والوں کے لیے محبت کی حمایت کرتی رہوں گی۔

اردو ترجمہ ڈاکٹر محمود احمد ناگی کولمبس، اوہائیو

تأثرات جلسہ سالانہ امریکہ 2023ء

شہلا احمد، ورجینیا

الحمدللہ اس سال ہیرس برگ پینسلوانیا میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ امریکہ 2023 میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ COVID-19 کے بعد پہلی بار اپنی مستقل روایات کے ساتھ جلسہ منعقد ہوُا جس کی بہت خوشی ہوئی مگر اس بات کا احساس رہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بھی شامل ہوتے تو جلسہ کا لطف ہی کچھ اور ہوتا۔ اللہ کرے کہ بہت جلد پیارے حضور امریکہ کے جلسہ سالانہ میں تشریف لائیں، ان شاءاللہ۔

اس جلسے کی ایک منفرد بات یہ تھی کہ جلسہ پر ڈیوٹی دینے والے خدام (جلسہ کیئرز) کے تحت مقامی شہر کے لئے کچھ متفرق فلاحی پروگراموں کا انتظام کیا گیا تھا جن میں بلڈ ڈرائیو اور شہر کی صفائی وغیرہ شامل تھے۔ مقامی شہری انتظامیہ نے بھی ان اقدامات کو سراہا۔

اس مضمون میں خاکسار جلسہ سالانہ امریکہ سے متعلق کچھ جھلکیاں اور تأثرات پیش کرے گی۔ جلسہ گاہ میں دروازے سے داخل ہوتے ہی ایک خوبصورت پوسٹر پر نظر پڑی جس پر ایک خط شائع کیا گیا تھا جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی، مکرمہ سیدہ امۃ الحیٔ نے ان کی وفات کے دو دن بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا تھا۔ جس میں آپ نے اپنے والد محترم کی اس خواہش کا ذکر کیا تھا کہ وہ خواتین کو قرآن پاک کی تعلیم دینے کا سلسلہ جاری رکھیں۔

جمعہ کے خطبے میں مکرم نائب امیر اور مشنری انچارج نے جلسہ کے دنوں کے لئے بعض ہدایات دیں مثلاً ہمیں چاہیے کہ اپنا فون بند رکھیں اور اپنی توجہ، دل اور روح اللہ کی یاد کی طرف موڑ دیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم اپنے اس ملک میں آزادی سے بلاخوف و خطر مذہبی فریضے ادا کر سکتے ہیں ہم پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور اس احسان کے شکر ادا کرنے کا تقاضا ہے کہ ہمیں بڑھ چڑھ کر ان مذہبی اجتماعات میں شامل ہونا چاہیے۔ اور یہ بھی کہ ہم ان لوگوں کے مصائب کا بھی ادراک رکھیں جو آزادانہ طور پر جمعہ ادا کرنے اور جلسے کرنے کے مواقع سے محروم ہیں۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی روحانیت کو بہتر بنائے۔ اللہ ہماری حالت پر کبھی ناراض نہ ہو۔ کیونکہ اگر قول و فعل میں خلاء پیدا ہوتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کافروں کے ہاتھوں سے سزا دیتا ہے۔

جمعہ کی نماز کے بعد لنگر خانہ کے لذیذ کھانے سے لطف اندوز ہونے کے علاوہ جلسہ سالانہ کے پروگرام کے باقاعدہ آغاز تک جلسہ گاہ میں آویزاں ناصرات کے بنائے ہوئے خوبصورت بینرز اور پوسٹرز دیکھنے کا موقع ملا۔

ہمیں باہمی بھائی چارے اور محبت کو فروغ دینے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہمیں تبلیغ کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ صحابہ کرامؓ کے نمونے کو سامنے رکھنا چاہیے۔ خدا کی عبادت کا حق ادا کرنے اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہنا چاہیے۔

نائب امیر امریکہ مکرم ڈاکٹر فہیم احمد یونس کی تقریر بہت پُر اثر تھی۔ آپ نے احساس دلایا کہ ہم میں سے بہت سے لوگ اس وقت تک اپنی کمزوریوں سے بے خبر رہتے ہیں جب تک کہ زندگی کو بدلنے والا کوئی واقعہ رونما نہ ہو جائے اور جس سے ہماری آنکھیں کھل جائیں۔ ہمیں ہر وقت اپنے روحانی سفر میں آگے بڑھنا ہے اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا۔ اللہ بڑا معاف کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

مکرم ڈاکٹر منصور قریشی نے بتایا کہ یہ بات سچ ہے کہ آج ہم والدین کی بچوں کی زندگیوں میں مداخلت کی بات پسند نہیں کرتے مگر بچوں کی طرف سے بزرگوں کا جو احترام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا وہ نہیں دکھاتے وہ اس سطح پر تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی داماد کے گھر انہیں نماز فجر کے لیے جگانے کے لیے تشریف لے جاتے۔ آیئے ہم سب بھی اپنے گھروں کو جنت بنائیں۔ کامیاب شادی کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے سے کوئی بات راز نہ رکھیں اور ایک دوسرے کے راز افشانہ کریں۔ بچے بڑوں کی باتوں کو غور سے بظاہر نہ بھی سنیں لیکن وہ بڑوں کی عادات کا بغور مشاہدہ کرتے ہیں۔ جماعت میں ہمارا کوئی بھی

لجنہ اماءاللہ امریکہ نے امسال صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک نمائش کا اہتمام کیا تھا جس نے نوجوان نسل کو تاریخ سے واقفیت حاصل کرنے اور ابتدائی ممبرات کی معاونت اور لگن سے بھرپور کوششوں سے آشنا ہونے کا موقع فراہم کیا۔ مختلف رپورٹس اور تاریخی دستاویزات کے ذریعے امریکہ میں جماعت کی ترقی دکھائی گئی تھی جن میں خاص طور پر ان تاریخی شخصیات کی خدمات کو اجاگر کیا گیا تھا۔ لجنہ کے تحت ہونے والی اشاعت لٹریچر میں تاریخی اہمیت کے لجنہ نیوز لیٹر اور دیگر اخباری تراشے نمائش کے لیے رکھے گئے تھے۔ پہلی صدی کے اختتام پر اس تاریخی موقع پر حاضر ہونے کا شرف اور فخر ہمیشہ محسوس ہوتا رہے گا۔
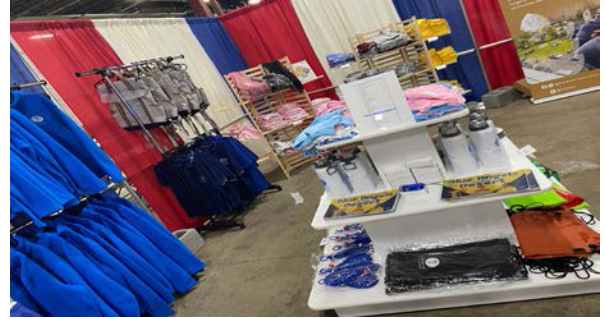
جلسے کے موقع پر دونوں جلسہ گاہوں میں ہیومینٹی فرسٹ کا بوتھ تھا۔ جس میں ہیومینٹی فرسٹ کے مختلف پروگراموں کے بارے میں معلومات مہیا کی جارہی تھیں۔ لوگ عطیات پیش کررہے تھے اور اس کے علاوہ بچے اور بڑے ہیومینٹی فرسٹ کے Logo سے مزیّن خوبصورت اشیاء خرید رہے تھے

جلسہ کے پہلے دن کے اجلاس میں محترم امیر صاحب امریکہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر پیغام سنایا جس میں حضور نے

عہدہ ہو اس سے قطع نظر ہمارا اپنی شریک حیات سے مثالی سلوک ہونا چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج اور سسرالی رشتہ داروں سے بہترین سلوک فرمایا جو ہم سب کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

جلسہ کے دوسرے دن بھی بہت روح پرور تقاریر ہوئیں۔ مکرمہ صالحہ ملک کی تقریر میں توجہ دلائی گئی کہ ہم سب اپنی حیثیت جانیں۔ حجاب کی حفاظت کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں عزت اور طاقت دیتا ہے اور دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔ چاہیے کہ ہم پورے خلوص اور عاجزی کے ساتھ حجاب وحیا سے متعلق اسلام کی تعلیم عمل کریں۔
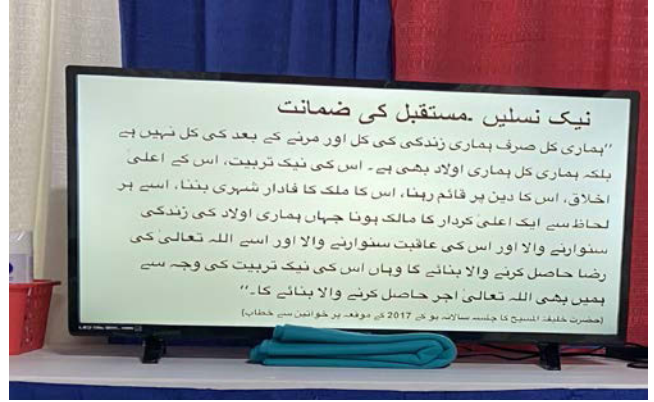
خواتین کے جلسہ گاہ میں بچوں کی تربیت اور مستقبل کی حفاظت کے عنوان سے ایک تقریر ہوئی۔ اس میں بتایا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ذہنی سکون حاصل کرنے کا سنہری اصول سکھایا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ سے جوڑیں۔ دوسرے دن کی ایک اور اہم تقریر میں پیغام تھا کہ خلافت اللہ کی رسی ہے۔ جو اسے چھوڑے گا تباہ ہو جائے گا۔ ہر مذہب کا ایک طرۂ امتیاز ہوتا ہے اور اسلام کا مزاج حیا پر زور دیتا ہے۔ حیا وہ سکون لاتی ہے جس کا اللہ وعدہ کرتا ہے۔ حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہنے کی ہدایت فرماتا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ نہ صرف اسلام کے اندر فرقوں کو نقصان دہ سمجھا جاتا ہے بلکہ مساجد یا جماعت کے اندر تقسیم بھی یکساں طور پر نقصان دہ ہوتی ہے۔

ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے احمدی ہونے میں کتنی برکات ہیں۔ اپنی اولاد کا خدا سے تعلق پیدا کریں۔ ان کا تعلق خدا سے ذاتی تعلق ہونا چاہیے نہ کہ صرف والدین کی وجہ سے نماز پڑھیں۔ والدین بچوں کو وقت دیں۔ اور ان کو باجماعت نماز کی عادت ڈالیں اور جمعہ کی ادائیگی یقینی بنائیں۔ کیونکہ جمعہ کی ادائیگی نہ کرنے والوں کی روحانی زندگی کی کوئی ضمانت نہیں۔ اور پھر دعا کے ساتھ اللہ سے مدد چاہیں اگر والدین کی آنکھیں ان کی دینی کامیابی پر خوش ہوں اور دینی کمزوری پر شدید دُکھی ہوں تو پھر بچے بھی جان لیں گے کہ ہمارے والدین کی ترجیحات کیا ہیں۔

مکرم نائب امیر صاحب امریکہ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کا ایک واقعہ سنایا کہ کس طرح جب ایک حقے کا عادی شخص قادیان گیا تو وہاں پے در پے دینی مصروفیات کی وجہ سے حقہ نہ پی سکا اور تنگ آکر وہاں سے چلا گیا۔ اپنی عادت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت مجالس کی اہمیت کو نہ پہچان سکا۔ ہمیں بھی ہمیشہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے بھی اسی طرح کی حقہ کی خواہش ہمیں بابرکت مجالس اور کاموں اور نیکیوں سے محروم تو نہیں رکھ رہی۔ ہماری کوئی عادت ہمارے اور اللہ کے درمیان نہ آئے۔ اگر ہمیں یہ انتظار ہے کہ ہم کب اس جلسہ سے نکلیں گے کب اپنے حقہ کی طرف جائیں گے تو ہمیں اپنے آپ کو بیدار کرنا ہو گا۔ ایک نبی ہمیں نئی زندگی دینے کے لیے آیا ہے۔ اس کی آواز کی طرف دوڑیں۔ خلافت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑیں اسی میں عافیت ہے۔

جسمانی آفات کے علاوہ دنیا کو آج اخلاقی اور روحانی انحطاط کا سامنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کشتی کو بنایا تھا۔ وہ ہماری زندگی کو بدلنے کے لیے اپنی تقریروں اور کتابوں کے ذریعے ہمیں روحانی باپ کے طور پر پکار رہے ہیں واقعی ہم میں سے کتنے لوگ اس پکار کا جواب دیتے ہیں۔ اگرچہ احمدی ہونے کے ناتے ہم نے کم از کم یہ تو نہیں کہا جو کہ نوحؑ کے بیٹے نے کہا تھا لیکن کیا ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ ہمیں پہاڑ کی چوٹیوں میں پناہ مل جائے گی یا ہمارا بینک بیلنس ہمیں بچا لے گا۔ ایسا نہیں ہے۔ نجات جس کی طرف آپ ہمیں بلا رہے ہیں وہ صرف خدا سے تعلق میں وابستہ ہے۔ ہماری تعلیم کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے بارہا پوچھا ہے کیا ہم ان توقعات پر پورا اتر رہے ہیں؟ وہ شخص جو اپنے آپ کو اپنی ذات میں بہت اونچا سوچتا ہے وہ نجات نہیں پا سکتا کیا ہم اس مختصر زندگی کو ابدی زندگی سے بدل رہے ہیں؟ ایک نبی کے بیٹے نے بغاوت کی۔ ڈوب گیا کوئی اس کا نام نہیں جانتا. ایک اور نبی اور اس کا بیٹا جس نے خدا کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم کیا اس کی مکمل اطاعت ہمیشہ کے لیے زندہ رہنے والی ہو گئی ہم آزاد سوچ رکھ کر مکمل اطاعت کرنے والوں میں سے نہیں ہو سکتے بلکہ اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنے والے بن جاتے ہیں۔ صرف وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم اور عدل مانتا ہے وہ شخص ہے جو واقعی آپ پر یقین رکھتا ہے۔ زبان سے بیعت کا اقرار کچھ معنی نہیں رکھتا اگر ہم پوری کوشش اور سچے دل سے اس کے مطابق اپنے اعمال کو کامل اطاعت کا رنگ نہ دیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ جلسے کے بابرکت ایام اپنا گہرا روحانی اثر چھوڑ جاتے ہیں۔ دعا ہے کہ ہم حضرت اقدسؑ کے جاری کردہ روحانی اور جسمانی لنگر سے ہمیشہ مستفید ہوتے رہیں آمین اللہم آمین۔

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مِری ہر بات کو تُو نے جِلا دی مِری ہر روک بھی تُو نے اُٹھا دی
مری ہر پیش گوئی خود بنا دی تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا بھی دِکھا دی

جو دی ہے مُجھ کو وہ کِس کو عطا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات معمّہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دِکھائیں آسماں نے ساری آیات زمیں نے وقت کی دے دیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئے گا ہیہات خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات

خدا نے اِک جہاں کو یہ سُنا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مسیحِ وقت اَب دنیا میں آیا خدا نے عہد کا دن ہے دِکھایا
مبارک وہ جو اَب ایمان لایا صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

وہی مَے اُن کو ساقی نے پلا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تقریبِ پُر مسرت

خاکسار کے پوتے جہانزیب احمد سامی کی تقریب ولیمہ بروز منگل 3 جنوری 2023ء کو Capitol Banquet centre Mississauga Canada میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم زین احمد نے کی ترجمہ زاویار احمد سامی نے کیا شہزیب احمد سامی نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کیا، دعا مکرم منیر احمد سامی صاحب نے کروائی۔ بعد ازاں معزز مہمانان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

قبل ازیں مئورخہ 30 دسمبر 2022ء کو عزیزم جہانزیب احمد سامی کا نکاح صباحہ آن پاشا بنت مکرم عدنان پاشا سے مربی سلسلہ مکرم امتیاز احمد سرا نے پڑھایا۔ تلاوت زین احمد نے کی ترجمہ زاویار احمد سامی نے پیش کیا اور نظم اسد محمود طاہر نے پڑھی۔ عدنان پاشا صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کیا۔ آخر پر دعا مکرم مولانا داوٗد حنیف صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا) نے کروائی اور اُسی دن تقریب رخصتانہ کا انعقاد ہوا۔ معززین مہمانان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ یہ تقریب Havelly Banquet Hall Mississauga میں منعقد ہوئی۔

عزیزم جہانزیب احمد سامی مکرم منیر احمد شہزاد کے بیٹے مکرم بشیر الدین احمد سامی کے پوتے اور حضرت سردار مصباح الدین صاحب سابق مشنری انگلستان کے پڑپوتے ہیں۔ اور مکرم خواجہ منیر احمد صاحب (مرحوم) کے نواسے ہیں۔ جہانزیب احمد سامی الحمدللہ اس وقت Oakville کی لوکل خدام الاحمدیہ میں شعبہ معتمد اُمور طُلَبا ہیں۔ جبکہ عزیزہ صباحہ آن پاشا مکرم عدنان پاشا کی بیٹی ہیں۔ مکرم مبارک احمد بٹ صاحب کی پوتی اور حضرت میاں فتح الدینؓ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی پڑپوتی ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ اور جہت سے مبارک فرمائے آمین۔ اس جوڑے کو ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا اور خلافت احمدیہ کا حقیقی وفادار اور سچا مطیع بنائے۔ نیز یہ جوڑا پیارے آقا کے ارشادات کے مطابق ایک دوسرے کے حقوق کو کماحقہ ادا کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار اور رحم کا وارث بننے والا ہو۔ آمین یارب العلمین۔

صفیہ بشیر سامی۔ لندن

خلافت سے محبت

امۃ الباری ناصر

اطاعت بھی عبادت ہو گئی ہے
عقیدت بھی سعادت ہوگئی ہے
خدا کا فضل ہے میرا سہارا
ترقی میری قسمت ہو گئی ہے
ترے لہجے میں شیرینی غضب ہے
تمہیں سننے کی عادت ہو گئی ہے
زبانِ حال نے روداد کہہ دی
مجھے تھوڑی سہولت ہوگئی ہے
ہوائیں اپنے حق میں چل رہی ہیں
تمناؤں میں وسعت ہوگئی ہے
خلیفہ کی دعائیں مل رہی ہیں
خلافت سے محبت ہو گئی ہے
ہر اک منزل مری خاطر بنی ہے
مری رہبر خلافت ہو گئی ہے
مجھے پسپائی کا دھڑکا نہیں ہے
مری ضامن خلافت ہوگئی ہے
خلافت ہو سلامت تا قیامت
یہ ہم پر خاص رحمت ہو گئی ہے

غلامانِ مسیحِ وقت نے میدان مارا ہے

عبد الکریم قدسی

اذاں سے شہر ڈوئی کے مقدر کو سنوارا ہے
غلامانِ مسیحِ وقت نے میدان مارا ہے
گواہ ٹھہرا ہے گزرا کل ہماری سربلندی کا
جو آنے والا کل ہے وہ بہ ہر صورت ہمارا ہے
یہ قبرستان ہے ڈوئی کی ساری پیش گوئیوں کا
مگر مہدئ دوراں کا بلندی پر ستارا ہے
تمہیں ہے زعم دولت کا مگر ہم اہلِ ایماں کو
خدا کا ہی سہارا تھا خدا کا ہی سہارا ہے
مسلماں کی ہلاکت، حسرتِ ناکام ڈوئی کی
جو گونجے ہر جگہ وہ اَللّٰہُ اَکْبَر کا نعرہ ہے
یہ میری لینڈ کیا ٹیکساس کیا اور شہر زائن کیا
یہ خطّہ اپنی ہے جاگیر اور سارے کا سارا ہے
ملاقاتیں نہیں گر دُور سے تو دیکھ سکتے ہیں
خدا کا منتخب بندہ ہمیں جاں سے بھی پیارا ہے
ہمارا اوڑھنا بھی اور بچھونا عشق ہی ٹھہرا
منافع کا نہ لالچ ہے نہ ہی خوفِ خسارا ہے
یہ مسجد، مسجدِ فتحِ عظیم الشان ہے قدسی
''غلام احمد کی جَے'' کا ہر زباں پر آج نعرہ ہے

سانحہ ہائے ارتحال

مکرم حبیب اللہ صادق باجوہ صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے

سلسلہ کے قادرالکلام شاعر، کئی مجموعہ ہائے کلام کے مصنف، "مالا" کے بانی رکن اور روحِ رواں، نئے مسافرانِ شعر و سخن کی رہنمائی کرنے والے۔ خلافت کے عشق میں سرشار، احمدیہ علم الکلام اور جماعتی وقار کی پاسداری کرنے والے مکرم حبیب اللہ صادق باجوہ صاحب 14 فروری 2022ء کو اپنے خالق ومالک کے حضور پیش ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ محترم عطاء اللہ کلیم صاحب مرحوم، سابق امیر جماعت امریکہ و مشنری انچارج جماعت امریکہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی ۔'مجلہ النور' کو آپ کا قابل قدر قلمی تعاون حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام نیکیوں اور خدمات کو قبول فرمائے۔

آپ کے پسماندگان میں اہلیہ، ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

مکرم انیس محمد شیخ صاحب، فینکس

مکرم انیس محمد شیخ صاحب، فینکس، ایریزونا، 10 مارچ 2022ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ Amyotrophic Lateral Sclerosis کے عارضہ میں مبتلا تھے اور آپ نے 5 سال سے زائد عرصہ تک اس بیماری کا بہادری سے مقابلہ کیا۔

آپ مکرمہ امتہ الحکیم خان صاحبہ اہلیہ مکرم انور محمود خان صاحب کے بھائی تھے۔ آپ فینکس جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت عرصہ تک بحیثیت صدر جماعت خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ اسی طرح آپ کو فینکس جماعت کی مسجد بیت الامن کے حصول و تعمیر کے سلسلے میں بھی نمایاں طور پر حصہ لینے کی توفیق ملی۔ آپ موصی تھے، کتب سلسلہ کے مطالعہ کا شوق رکھتے تھے نیز آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کے ترجمہ میں حصہ لینے کی سعادت بھی حاصل ہوئی تھی۔ آپ خلافت سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

مکرم محمد اسلم ناصر (آسٹریلیا) نے اطلاع دی ہے کہ 13 مئی، 2022ء کو پاکستان میں ہماری پیاری والدہ حمیدہ بیگم زوجہ محمد اسحاق انور مرحوم (واقف زندگی) وفات پاگئی ہیں۔ ہماری والدہ کی عمر 90 سال تھی ہم 5 بھائی ہیں سب سے بڑے ڈاکٹر محمد اسلم ناصر آسٹریلیا میں مقیم ہیں دوسرا نمبر خاکسار محمد اشرف طاہر ربوہ کا ہے۔ تیسرے نمبر پر محمد اکرم خالد (کیمیکل انجینئر) ہیں والدہ صاحبہ عرصہ 30 سال سے انہی کے ساتھ امریکہ میں رہائش پذیر تھیں اکرم صاحب اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر طاہرہ خالد صاحبہ نے دل کی گہرائی سے والدہ کی خدمت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ چوتھے بیٹے محمد افضل صادق (MSc Math) نیوزی لینڈ میں رہائش پذیر ہیں۔ اور ان سے چھوٹے بیٹے ڈاکٹر محمد امجد طارق سڈنی آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔ والد صاحب نے 1971ء میں وفات پائی تھی۔ بیوگی کا وقت والدہ نے نہایت صبر اور تقویٰ سے گزارا۔ اپنے بچوں کو دینی اور دنیاوی تعلیم میں اعلیٰ مقام تک پہنچانے کے لئے انتھک جدوجہد کی اور غربت کا وقت نہایت حوصلہ اور صبر کے ساتھ گزارا تھا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے کہ والدہ نے غربت کے وقت میں صدقہ کا گوشت یا صدقہ کی رقم کبھی نہیں لی تھی۔ پانچ وقت کی نمازی تھیں۔ تہجد کی نماز کبھی نہیں چھوڑی تھی۔ خلافت سے محبت ان کی زندگی کا لازمی حصہ تھی۔ ہمیشہ خلافت کی اطاعت کی نصیحت کرتی تھیں۔ 1947ء کی ہجرت کے واقعات اکثر میرے ساتھ شیئر کرتی تھیں اور قادیان کی بہت سی باتیں بھی یاد تھیں۔ کبھی کسی رشتے دار سے ناراضگی نہ رکھتی تھیں عید کے موقع پر خود پہلے تمام رشتہ داروں کے گھر جا کر عید مبارک کا پیغام دیتی تھیں۔ تمام بہوؤں کے ساتھ ایک احترام کا رشتہ قائم تھا۔ کبھی کسی بہو یا رشتہ دار کی برائی نہیں کرتی تھیں۔ تمام رشتہ داروں اور دوست احباب سے والدہ کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اشرف طاہر)

مکرمہ ریحانہ لطیف صاحبہ

مکرمہ ریحانہ لطیف صاحبہ اہلیہ عبدالرحیم لطیف صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت اور وقف جدید نو مبائعین 26 مئی 2022ء کو وفات پاگئیں۔ 27 مئی کو مسجد بیت الہادی میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ 28 مئی کو فارسٹ گرین پارک قبرستان، نیو جرسی میں مرحومہ کی تدفین عمل میں آئی۔ آپ نہایت حلیم الطبع اور نیک خاتون تھیں۔

مکرم عبدالسمیع خالق صاحب

مکرم عبدالسمیع خالق صاحب 2 جون 2022ء کو دن ساڑھے دس بجے 79 سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ

Charlotte, NC جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ ایک مخلص احمدی تھے اور خلافت سے گہری وفا کا تعلق رکھتے تھے۔

مکرمہ صادقہ بیگم

مکرم وسیم احمد ظفر مبلغ انچارج و نمائندہ الفضل آن لائن، برازیل یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ صادقہ بیگم اہلیہ الحاج مولوی محمد شریف صاحب مرحوم (سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ) مؤرخہ 20 جون 2022ء کو نیویارک، امریکہ میں 98 برس کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ 21 جون کو خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں خاندان کے افراد شامل ہوئے۔ 24 جون بروز جمعہ بیت الظفر نیویارک میں مکرم مولانا محمود احمد کوثر، مربی سلسلہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب جماعت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اسی دن آپ کی میت ربوہ لے جائی گئی۔ جہاں مؤرخہ 27 جون کو صبح 11 بجے مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں مفتی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ یہاں بھی باوجود سخت گرمی کے بڑی تعداد میں لوگوں نے جنازہ میں شرکت کی۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص صحابی حضرت میاں فضل محمدؓ (ہرسیاں والے) کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ نانا جان نے بیعت کے بعد ایک خواب دیکھی تھی جس میں ان کی عمر 45 سال بتائی گئی تھی۔ آپ نے یہ خواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو سنائی اور اپنی پریشانی کا اظہار کیا کہ بیعت کے بعد جماعت کی ترقیات دیکھنی تھیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ دوگنا کر دے۔ چنانچہ اس دعا کی برکت سے نانا جان عین 90 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ خاکسار کی والدہ کی پیدائش بھی اس دعا کے بعد کی ہے اور پھر آپ نے بھی لمبی عمر پائی۔

والدہ محترمہ نے بہت بھرپور اور فعال زندگی گزاری۔ آپ نے اپنے واقف زندگی شوہر کے ہمراہ ایک لمبا عرصہ وقف کی روح کے ساتھ بڑی تنگی اور مشکل حالات میں انتہائی صبر، محنت اور وفا کے ساتھ گزارا۔ گھر میں 9 /افراد کی جملہ ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ گھر میں ہی کم و بیش 20 سال چھوٹی سی دکان بھی رہی اور ان تمام تر مصروفیات کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیسیوں بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی رہیں۔ باوجود نامساعد حالات کے آپ نے خود لمبا عرصہ سخت مشقت کی زندگی گزاری۔ لیکن سب بچوں کو اعلیٰ دینی و دنیاوی تعلیم دلوائی۔

آپ کا خلافت احمدیہ کے ساتھ بڑا گہرا تعلق تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 4 خلفائے کرام کا زمانہ پانے کی سعادت ملی۔ عبادات کے قیام کا بھی ہر وقت خیال رہتا تھا۔ باقاعدگی سے بلند آواز سے تلاوت قرآن کریم کرتیں ۔جہاں خود سادہ زندگی بسر کی وہاں مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عین جوانی میں 20 سال کی عمر میں ہی نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ صدقہ و خیرات کے علاوہ دیگر تحریکات خصوصاً مساجد فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اپنے سب بچوں کو ہمیشہ جماعت کے ساتھ جوڑے رکھا انہیں دین کی خدمت کی تلقین کرتی رہتیں اور دین کا کام کرتا دیکھ کر بہت خوش ہوتیں اور حوصلہ افزائی کرتیں ہمیشہ حضرت مصلح موعودؓ کا یہ شعر پڑھتیں اور بچوں کو نصیحت کے انداز میں سناتی رہتیں کہ۔

خدمتِ دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالب انعام نہ ہو

اپنے سسرال میں بھی آپ نے خاص مقام بنا کر رکھا اور بڑی بہو ہونے کے ناتے اپنے فرائض کو اس خوش اسلوبی اور محبت پیار کے ساتھ ادا کیا کہ سب آپ کو ''ماں'' کا درجہ دیتے تھے۔ اپنی بہوؤں کو بھی بیٹیوں کی طرح پیار دیا۔ کہا کرتی تھیں کہ اپنی بیٹیاں تو دوسرے گھر چلی جاتی ہیں اصل میں تو یہ (بہوئیں) بیٹیاں ہیں۔ غرض بیشمار خوبیوں کی مالکہ تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں مکرم ظریف احمد، میری لینڈ، امریکہ۔ مکرمہ عائشہ صدیقہ، نارتھ کیرولینا، امریکہ۔ مکرم لطیف احمد طاہر، آسٹن۔ مکرم نعیم احمد، نیویارک۔ خاکسار (وسیم احمد ظفر) نیشنل صدر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ برازیل اور ڈاکٹر کریم احمد شریف، صدر جماعت احمدیہ باسٹن، امریکہ شامل ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس ٹیم نے امریکہ میں لنگر خانہ کا آغاز کیا۔ ان میں والدہ محترمہ کے تین بیٹوں مکرم لطیف احمد طاہر، مکرم نعیم احمد اور مکرم کریم احمد شریف کو نمایاں خدمت کی سعادت ملی۔

آپ کی سب سے بڑی بیٹی صفیہ پروین صاحبہ 1996ء میں 51 سال کی عمر میں اور سب سے چھوٹی بیٹی منصورہ ڈیڑھ سال کی عمر میں وفات پا گئی تھیں۔ وفات کے وقت آپ کے پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں اور ان کے بچوں کی تعداد 75 تھی۔

نعیم بھائی، ان کی اہلیہ فوزیہ اور بچوں کو ایک لمبا عرصہ نیز ڈاکٹر کریم احمد شریف کو بالخصوص آخری ایام میں والدہ صاحبہ کی خصوصی خدمت کی توفیق ملی۔

یہ والدہ مرحومہ کی سعادت ہے کہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 16 جولائی کو اسلام آباد یوکے میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ والدہ ماجدہ سے مغفرت کا سلوک کرے۔ اپنے پیاروں میں جگہ دے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ نیز سب خدمت کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم منصور احمد

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم منصور احمد، ممبر جماعت میری لینڈ 25 جولائی 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم 1936ء میں بھاگل پور، بھارت میں پیدا ہوئے۔ آپ، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد مکرم میاں عبدالرحیم احمد کے بھتیجے تھے۔

پاکستان سے ہجرت کے بعد آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1992ء سے 2018ء تک جماعت کے شعبہ مال میں خدمات سرانجام دینے کی سعادت ملی۔ آپ باقاعدگی سے بلا ناغہ اپنا یہ فرض ادا کرتے رہے۔ مرحوم نے دو بیٹے، مکرم محمود احمد اور مکرم مسرور احمد اور ایک بیٹی مکرمہ عائشہ احمد اہلیہ مکرم حبیب الرحمٰن مرزا اور اگلی نسل سے چھ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ امتہ المجید

مکرمہ امتہ المجید اہلیہ مکرم مولانا محمد صدیق گورداسپوری مبلغ سلسلہ، سابق امیر اور مشنری انچارج امریکہ، 22 اگست 2022ء کو بعمر 92 سال پاکستان میں وفات پاگئی ہیں۔، اناللہ واناالیہ رٰجعون۔ آپ مکرم محمد سعید خالد مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

مکرمہ کشور حمید

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ کشور حمید اہلیہ مکرم حمید احمد تبسم مرحوم 3 فروری 2023ء بروز جمعہ رات پونے بارہ بجے بوجہ کینسر پنسلوینیا، امریکہ کے ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔ اناللہ و انا الیہ رٰجعون۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ 5 فروری بروز اتوار مسجد ہادی حلقہ ہیرس برگ پنسلوینیا، امریکہ میں مولانا دانیال قریشی مربی سلسلہ نے پڑھائی جس میں مقامی احباب کے علاوہ جرمنی، کینیڈا اور امریکہ کی کئی ریاستوں سے عزیز و اقارب نے شرکت کی۔ 7 فروری بروز منگل مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرمی مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ نے تین بیٹے مکرم شریف احمد آف جرمنی، مکرم شکیل احمد آف امریکہ اور مکرم نوید احمد آف کینیڈا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحومہ نہایت مخلص احمدی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ والد محترم اللہ دتا صاحب ساٹھ سال کر تو جماعت ضلع شیخوپورہ کے سیکرٹری مال رہے اور سینکڑوں عزیزوں کو حلقہ بگوش احمدیت کیا۔ آپ اپنے علاقہ کے ابتدائی احمدی تھے۔ مرحومہ خود بھی بہت مخلص فدائی سلسلہ تھیں۔ پنج وقتہ نمازوں اور چندے کی ادائیگی میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ جب بھی کوئی اپنی مشکلات، مصیبت، امتحان یا ناموافق حالات کا ذکر کرتا تو ایک ہی بات کہتیں کہ پہلے حضور انور کو دعا کے لیے خط لکھیں باقی سب باتیں بعد میں ہوں گی۔

بارہ سال قبل ان کے خاوند فوت ہو گئے تھے۔ بیوگی کا دور اور بیماری کا زمانہ بہت ہمت، حوصلے اور صبر سے گزارا۔ 12 / جنوری 2023ء کو مڈگاسکر سے امریکہ بطور ریفیوجی بیماری کی حالت میں ہی آئیں ان کو ایئرپورٹ سے سیدھے ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں وہ بائیس دن تک بیماری سے نبرد آزما رہیں اور آخر اپنے خالق حقیقی کے حضور پیش ہو گئیں۔ تمام احباب سے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ خاکسار۔ عبدالکریم قدسی حلقہ فیڈریکس برگ، امریکہ

مکرم ناصر احمد صوفی

آپ 8 فروری 2023ء کو کینیڈا میں بعمر 88 سال وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رٰجِعون۔

مرحوم حضرت صوفی کرم الٰہیؓ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 313 اصحاب میں شامل تھے) کے پوتے تھے اور مکرم صوفی فضل الٰہی کے بیٹے تھے۔ مرحوم کو میرٹھ، قادیان، لاہور اور Ottawa میں رہنے کا موقع ملا اور بالآخر آپ نے ٹورانٹو میں رہائش اختیار کی۔ آپ 1968ء میں کینیڈا آئے تھے 1980ء کی دہائی میں بطور صدر جماعت مسی ساگا، کینیڈا خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے دو بیٹے، ایک بیٹی اور اگلی نسل سے 4 بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ الحمدللہ آپ کی تمام اولاد مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت میں مصروف ہے۔ آپ کی نماز جنازہ مسجد بیت الاسلام پیس ویلج، کینیڈا میں بروز سوموار 13 فروری 2023ء کو ادا کی گئی بعد ازاں اڑھائی بجے سہ پہر The Maple Cemetery میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

مکرم حفیظ اللہ خان

آپ 21 فروری 2023ء کو ورجینیا میں انتقال کر گئے ہیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رٰجِعون۔

مرحوم 2006ء میں جماعت احمدیہ امریکہ کے شعبہ مال میں محاسب متعیّن کیے گئے۔ آپ نے انتھک محنت، لگن اور پابندی کے ساتھ 17 سال تک احسن طریق پر یہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق پائی۔

ڈاکٹروں نے آپ کے دل کی سرجری تجویز کی تھی لیکن کمزوریٔ صحت کے باعث یہ سرجری نہ ہو سکی تاہم آپ دو ماہ تک ہسپتال میں داخل رہے۔ آپ ورجینیا میں بحالیٔ صحت کے مرکز میں بہت سی بیماریوں کا بہادری سے مقابلہ کرتے رہے۔

مکرم عبدالباسط خان

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم باسط خان 4 / مارچ 2023ء کو بروز ہفتہ صبح کے وقت بعمر 61 سال وفات پاگئے ہیں۔ اناللّٰہ وانّاالیہ رٰجعون۔

مرحوم گزشتہ ایک برس سے دماغ کے کینسر Glioblastoma میں مبتلا تھے جس کا انہوں نے بہت ہمت سے مقابلہ کیا۔

مرحوم دو دہائیوں سے زیادہ عرصہ تک بالٹی مور، میری لینڈ جماعت کے ایک مخلص اور فعال ممبر تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ نے اپنے چاروں بچوں کو وقفِ نَو کی سکیم میں شامل کیا۔ آپ کو بالٹی مور جماعت، مجلس انصاراللہ، امریکہ اور جماعت امریکہ کی کئی حیثیتوں میں خدمت کی توفیق ملی۔ مقامی سطح پر آپ سیکرٹری وقف نو اور سیکرٹری تعلیم کے طور پر خدمت کرتے رہے۔ بطور زعیم مجلس انصاراللہ بالٹی مور آپ کی محنت رنگ لائی اور مجلس کو علمِ انعامی سے نوازا گیا۔ نیشنل سطح پر آپ کو بطور نائب قائد عمومی، نائب قائد مال اور معاون صدر کام کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ آپ کی دیگر خدمات میں پہلی طاہر اکیڈیمی کا قیام، ریجنل وقفِ نَو اجتماع کے انتظامات، نیشنل K-8 Math چیلنج کی ترتیب اور سٹیج جلسہ گاہ کی تزئین و آرائش شامل ہے۔ اس وقت آپ بالٹی مور جماعت کے نائب صدر تھے۔

مارچ 2022ء میں کینسر کی تشخیص سے پہلے آپ نے جماعت کی خدمت کا ایک اور انداز اپنایا اور ایک mentor کی طرح جماعت میں ہر چھوٹے بڑے کی رہنمائی کرتے رہے۔ جماعت کے ہر بچے کی تعلیم اور کامیابیوں میں ذاتی دلچسپی لیتے۔ نوجوانوں اور مہاجرین کی ملازمت کے حصول میں مددگار تھے جس کی وجہ سے آپ سب میں ہردلعزیز تھے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی خدمت میں صرف کیا۔ اور ہر لمحہ آپ کو اللہ کی ذات اور اس کی مرضی پر کامل بھروسہ تھا۔

مرحوم نے اپنی اہلیہ مکرمہ امۃ الشکور کے علاوہ تین بچے مکرم عدیل، مکرمہ عائشہ، مکرمہ Tirzah، مکرم سجیل یادگار چھوڑے ہیں نیز ان کے پسماندگان میں ان کی والدہ مکرمہ ناصرہ بیگم، ان کے بھائی مکرم داؤد خان (بفیلو، نیویارک)، بہن مکرمہ رفعت باسط (پیس ویلج) اور بہن مکرمہ بشریٰ یحییٰ خان (لاہور، پاکستان) شامل ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم باسط خان مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور سوگواران کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، آمین۔

مکرم رشید الدین ملک (ٹورانٹو، کینیڈا)

آپ 2/اپریل 2023ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ درویش قادیان، پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعودؓ اور مصنف سیریز 'اصحاب احمدؑ' مکرم ملک صلاح الدین، کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ آپ مکرم رفیع ملک (صدر جماعت کولمبس) کے والد تھے

مرحوم انتہائی بے لوث شخصیت کے مالک تھے جنہیں کئی دہائیوں تک ان مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمات کی سعادت ملی: قائد خدام الاحمدیہ، زعیم انصاراللہ، ایک طویل عرصہ تک سیکرٹری تحریک جدید و وقفِ جدید۔

مرحوم کو دو مرتبہ 1974ء میں اور 1984ء میں اسیرِ راہِ مولیٰ رہنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ مرحوم کے سوگواران میں بیوہ، تین بیٹے اور اگلی دو نسلوں سے گیارہ بچے شامل ہیں۔

مکرم راشد محمد الہ دین صاحب

مکرم راشد محمد الہ دین صاحب ولد سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب 12 اپریل 2022ء کو سائیوسیٹ (Syosset) نیویارک میں وفات پاگئے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ 30 ستمبر 1937ء کو سکندرآباد، انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ کا نام فیض النساء الہ دین تھا۔ آپ محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے پوتے تھے۔ آپ 1960ء میں امریکہ تشریف لائے اور 1968ء سے لانگ آئی لینڈ، نیویارک میں رہائش پذیر تھے۔ آپ نے 1987ء تا 2007ء بطور تبلیغ سیکرٹری، نیویارک اور لانگ آئی لینڈ جماعت خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو کچھ عرصہ بطور اسسٹنٹ نیشنل تبلیغ سیکرٹری خدمات کی بھی توفیق ملی۔

آپ تبلیغ کا بہت جوش رکھتے تھے اور ریٹائرمنٹ کے بعد خود کو اسلام احمدیت کی تبلیغ کے لیے وقف کردیا تھا۔ آپ نے کتاب By God (خدا کی قسم) کے ترجمہ اور پرنٹنگ کے اخراجات ادا کیے۔ مرحوم باقاعدگی سے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہوتے تھے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی تبلیغی مساعی بیان کرتے۔

مکرم راشد محمد الہ دین صاحب کی شادی مربی سلسلہ خلیل احمد ناصر صاحب کی بیٹی محترمہ خلت ناصر صاحبہ سے 1968ء میں ہوئی تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو 3 بچوں سے نوازا: مکرم عرفان الہ دین، مکرم رضوان الہ دین صدر جماعت لونگ آئی لینڈ اور مکرمہ رابعہ چودھری صاحبہ اہلیہ محمد احمد چودھری صاحب صدر جماعت سلی کان ویلی۔

مکرم غلام قادر چودھری (سلی کن ویلی):

آپ 15/اپریل 2023ء کو سان ہوزے، کیلی فورنیا میں بعمر 87 سال وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم غلام قادر 'مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰؓ اور مکرمہ نور بیگم از دارالصدر، ربوہ کے بیٹے تھے۔ آپ کے دادا حضرت منشی محمد دینؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 313 اصحاب میں سے نمبر 3 صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

اپنی جوانی کے ایام میں مرحوم غلام قادر کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے قریب رہنے کا موقع ملا۔ آپ کے تمام خاندان کو خلافت سے گہری وابستگی حاصل تھی اور سب جماعتی خدمات کے جذبہ سے سرشار تھے۔ مرحوم غلام قادر صاحب انیس سال کی عمر میں نظامِ وصیّت میں شامل ہوئے۔ آپ 1960ء میں امریکہ تشریف لائے۔ سلی کان ویلی جماعت قائم کرنے میں آپ نے کلیدی کردار ادا کیا۔

آپ نے اپنی بیوہ مکرمہ مجیدہ عبداللہ کے علاوہ ایک بیٹی مکرمہ نصرت جہاں قادر چودھری (نارتھ نیوجرسی)، اور ایک بیٹا مکرم سلیم احمد قادر (سلی کون ویلی)، بہو مکرمہ مبارکہ قادر، اور اگلی نسل سے تین بچے مکرم رئیس، مکرمہ

انیسہ اور مکرم الیاس اور بہت سے قریبی عزیز سوگوار چھوڑے ہیں۔

مکرم احمد (کنکٹی کٹ):

آپ 16 / اپریل 2023ء کو بعمر 92 سال وفات پاگئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعونَ۔ مرحوم' مکرمہ ڈاکٹر سمیّہ جمال کے والد اور مکرم عمر اور مکرمہ زارا کے گرینڈ فادر تھے۔ مرحوم جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے ، آپ نے 21سال کی عمر میں 1951ء میں احمدیت قبول کی۔ ایک موقع پر آپ نے بیان کیا کہ میں نے احمدیت اس وجہ سے قبول کی اس نے مجھے اندھیروں سے روشنی کی طرف ہدایت دی۔ آپ کو 1950ء اور 1960ء کی دہائیوں میں جماعت کی نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔ آپ ایک عالمی شہرت یافتہ Jazz pianist and composer تھے۔ آپ نے اس سلسلے میں متعدد اعزازات حاصل کیے اور دنیا بھر کے مشہور مقامات پر اپنے فن کے مظاہرہ کا موقع ملا۔

مکرمہ ناہید اکمل

مکرمہ ناہید اکمل اہلیہ مکرم مرزا محمد اکمل وفات پاگئی ہیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعونَ۔ مرحومہ مکرم عدنان مرزا، مکرم فرحان مرزا، مکرم انور مرزا اور مکرمہ سارہ اکمل کی والدہ تھیں۔ آپ مکرم عبدالقیوم ملک اور مکرمہ طاہرہ کلثوم کی بیٹی اور مکرم ڈاکٹر عبدالغنی بھیرا ؓ اور مکرم ٹھیکیدار عبدالرحمٰن ؓ آف قادیان کی گرینڈ ڈاٹر تھیں۔ مرحومہ نے خود کو اسلام احمدیت کی خدمت اور غریبوں کی مدد کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ اسی طرح آپ ہمیشہ جماعتی تقریبات کے انتظامات کے لیے پیش پیش رہتیں۔ اپنے اس بے لوث جذبۂ خدمت کی وجہ سے آپ دوسروں کے لیے مثال تھیں۔

مکرم عبدالشکور ملک

آپ 7 / اپریل 2023ء کو 89 سال کی عمر میں اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعونَ۔ مرحوم مکرم ڈاکٹر عامر ملک (سابق صدر ہیوسٹن جماعت) کے والد تھے۔ آپ کے نانا حضرت غلام نبی شیخ ؓ آف سیالکوٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور اپنے گاؤں' نوشہرہ ککے زیاں میں احمدیت متعارف کروانے میں اہم کردار ادا کیا۔

مرحوم عبدالشکور ملک نے پاکستان میں ایئر فورس میں بطور ایروناٹیکل انجینئر کام کیا اور گروپ کیپٹن کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ آپ کو پندرہ سال کے طویل عرصہ تک بطور نائب امیر راولپنڈی جماعت خدمات کی سعادت ملی۔ آپ موصی تھے۔ آپ کی خلافت سے غیر متزلزل محبت اور وفا آپ کے چاروں بچوں نے آپ سے ورثہ میں پائی۔

مرحوم کے لواحقین میں چار بچے' مکرم ڈاکٹر عامر ملک (ڈیلس جماعت)، مکرمہ شازیہ سہیل، مکرمہ ڈاکٹر نادیہ ملک اور مکرمہ سعدیہ ملک (سلی کان ویلی جماعت) اور اگلی نسل سے دس بچے شامل ہیں۔

مکرم منیر ملک

آپ 17 / اپریل 2023ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعونَ۔ آپ مکرم بشیر ملک، سیکرٹری نیشنل Treasurer اور افسر جلسہ سالانہ کے والد گرامی اور مکرم وسیم ملک نائب امیر اور مکرم شاہد سعید (نارتھ ورجینیا) کے انکل تھے۔

مرحوم منیر ملک 10 / اگست 1927ء کو پیدا ہوئے اور آپ نے قادیان میں پرورش پائی۔ 1987ء میں نیویارک منتقل ہونے سے پہلے آپ پاکستان میں سیالکوٹ، لاہور اور کراچی میں رہے۔ آپ 2019ء میں لوکسٹ گروو، ورجینیا آگئے اور یہیں آپ نے وفات پائی۔ آپ صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام' مکرمہ زینب بی بی ؓ کے گریٹ گرینڈ سن، حضرت ملک نور الدین ؓ کے گرینڈ سن اور حضرت ملک عزیز احمد ؓ کے بیٹے تھے۔

مرحوم نہایت عاجزی سے پیش آنے والے اور محنتی انسان تھے۔ اسلام احمدیت پر پختہ ایمان رکھنے والے اور خلافت کے فِدائی تھے۔ آپ کو پاکستان میں ملازمت کے دوران شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے اپنے ایمان میں کبھی لغزش نہیں آنے دی۔

مرحوم کے لواحقین میں اہلیہ مکرمہ صفیہ منیر ملک، تین بیٹے مکرم بشیر ملک (نیشنل امین اور افسر جلسہ سالانہ جماعت امریکہ)، مکرم شبیر ملک اور مکرم کبیر ملک اور اگلی نسل سے تین بچے شامل ہیں۔

مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد

آپ ایک مختصر سی علالت کے بعد 20/ اپریل 2023ء کو نیو جرسی میں بعمر 94 سال فات پاگئے ہیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعونَ۔ مرحوم مکرم سیٹھ محمد خواجہ کے بیٹے تھے۔ آپ یکم ستمبر 1928ء کو حیدرآباد دکن، انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے تایا مکرم سیٹھ شیخ حسن احمدی آف حیدر آباد دکن، انڈیا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی مکرم سیٹھ محمد خواجہ کے ساتھ مل کر طلباء اور سلسلہ کے خدمت گزاروں کو قادیان آکر

اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لیے وظائف فراہم کیے نیز انہوں نے حیدرآباد دکن میں احمدیہ مسجد، مدرسہ احمدیہ، مہمان خانہ، احمدیہ قبرستان اور دیگر اہم خدمات سمیت حیدر آباد دکن میں جماعت احمدیہ کے نظام کا بنیادی ڈھانچہ قائم کرنے میں مدد کی۔ حیاتِ حسن' اور تاریخ احمدیت حیدر آباد، دکن' کتابوں میں ان اہم خدمات کا تفصیل سے ذکر ملتا ہے۔ مرحوم ڈاکٹر محمود احمد ایک ماہرِ تعلیم تھے۔ حیدر آباد دکن کی عثمانیہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ بیالوجی پروفیسر کے طور پر تعلیم الاسلام کالج لاہور سے منسلک ہوگئے۔ بعد ازاں آپ نے یوکے سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد کراچی یونیورسٹی چلے گئے اور وہاں چیئر مین آف فزیالوجی کے عہدہ تک ترقی پائی اور پھر بلوچستان یونیورسٹی میں چیئر مین آف فارماکالوجی متعیّن کیے گئے۔ آپ نے متعدد تعلیمی سوسائٹیز کی بنیاد رکھی اور سو سے زائد تحقیقی مضامین شائع کیے۔

آپ اپنی اہلیہ ڈاکٹر صفیہ خان (بنت مکرم بابو اللہ داد خان) اور 3 بیٹوں اعزاز احمد، منصور احمد اور ناصر احمد کے ساتھ دستگیر سوسائٹی، کراچی (حلقہ دستگیر) میں رہتے تھے۔ آپ نے اپنے بیٹوں میں احمدیت اور تعلیم کی اہمیت کو اچھی طرح سے راسخ کر رکھا تھا۔ ان کے تینوں بیٹے ڈاکٹر ہیں اور امریکہ میں مقیم ہیں۔

مکرم بشیر احمد صاحب

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم بشیر احمد صاحب، (ڈیٹن) 23 اپریل 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ و انّا الیہ راجعون۔ مرحوم جنوری 1927ء میں Frogtown, Kentucky میں پیدا ہوئے اور گزشتہ 65 سال سے ڈیٹن میں رہائش پذیر تھے۔ آپ نے 1960ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ جماعت کے بہت مخلص اور سرگرم رکن تھے۔ آپ مربیانِ سلسلہ اور جماعتی عہدیداران کے ساتھ بہت عزت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ آپ کو جماعت میں بطور سیکرٹری سمعی بصری، سیکرٹری جائیداد اور نائب صدر جماعت ڈیٹن خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے چھ بچے سوگوار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ میمونتہ کوکوئی

آپ 24/اپریل 2023ء کو ایک مختصر سی علالت کے بعد شکاگو میں انتقال کر گئیں ۔ اِنّا للّٰہِ وَاِنّا اِلَیۡہِ رٰجِعوۡنَ۔ موصوفہ مکرم الحاج ابو بکر کوکوئی مرحوم کی اہلیہ تھیں جو نائیجیریا جماعت کے ابتدائی موصیان میں سے تھے اور طویل عرصہ تک بطور ناظم انصاراللہ، نائیجیریا خدمات کی توفیق بھی ملی۔ آپ کو متعدد مرتبہ ربوہ اور قادیان میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ آپ نے اپنے دو بیٹوں، مکرم حافظ مبارک کوکوئی اور مکرم حافظ قدوس کوکوئی، کو قرآن حفظ کرنے کے لیے ربوہ بھیجا۔

مرحومہ میمونتہ کوکوئی نے اپنے بیٹوں، مکرم ظفراللہ، مکرم حافظ مبارک، مکرم ابراہیم، مکرم صمد کوکوئی کے علاوہ اپنی اگلی دو نسلوں سے بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم پروفیسر مرزا بشیر احمد (نارتھ ورجینیا):

آپ 5 مئی 2023ء کو بعارضۂ قلب بعمر 87 سال، اپنے خالق حقیقی سے جاملے، اِنّا للّٰہِ وَاِنّا اِلَیۡہِ رٰجِعوۡنَ۔ مرحوم' صحابیٔ حضرت مسیح موعودؑ' حضرت مرزا غلام رسول پشاوریؓ کے بیٹے اور حضرت ملک سیف الرحمٰن، مفتی سلسلہ کے داماد تھے۔ آپ مکرم ملک مجیب الرحمٰن اور مکرم اطہر ملک، (ممبران نارتھ ورجینیا جماعت) کے بہنوئی تھے۔

مرحوم موصی تھے اور نہایت مخلص فدائی احمدی تھے۔ آپ کو پشاور اور نوشہرہ، خیبر پختونخوا، پاکستان کی جماعتوں میں مختلف حیثیتوں میں خدمات کی توفیق ملی آپ نوشہرہ جماعت کے صدر رَہے اور قائد خدام الاحمدیہ اور زعیم انصاراللہ کی حیثیت میں خدمات کی توفیق بھی ملی۔ تعلیم الاسلام کالج، گھٹیالیاں کی پرنسپل رہے۔ اس کے بعد مختلف اوقات میں، نوشہرہ، کوہاٹ اور سوات کے گورنمنٹ کالجز میں فلاسفی کے پروفیسر رہے۔ مرحوم نے پشاور یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی اور شروع میں قانون کے شعبے سے منسلک رہے۔ آپ کے لواحقین میں اہلیہ مکرمہ امۃ الحمید مرزا، 3 بیٹیاں مکرمہ درّ ثمین مرزا اہلیہ سلیمان چودھری (نارتھ ورجینیا)، مکرمہ وجیہہ بشریٰ (یوکے) اور مکرمہ فریحہ گُل (آسٹریلیا) اور ایک بیٹا مکرم طلحہ مرزا (نارتھ ورجینیا) شامل ہیں۔

مکرم اشرف ملک

آپ 8 مئی کو بعمر 86 سال وفات پاگئے ہیں۔ اِنّا للّٰہِ وَاِنّا اِلَیۡہِ رٰجِعوۡنَ۔ مرحوم 6 جون 1936ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ سن 2000ء میں امریکہ آئے۔ 6 سال تک Sacramento CA میں رہے اور پھر میری لینڈ منتقل ہوگئے۔ آپ کے والد مکرم ملک برکت علی حافظ آباد جماعت کے امیر تھے۔ آپ کے بڑے بھائی' مکرم افضل ملک واہ کینٹ جماعت کے امیر تھے اور چھوٹے بھائی مکرم میجر محمود ملک یوکے میں افسر حفاظتِ خاص کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ مرحوم نے بیوہ مکرمہ امۃ الرحمٰن ملک کے علاوہ دو بیٹے مکرم موسیٰ ملک اور مکرم فضلِ عمر ملک (میری لینڈ)، 5 بیٹیاں، مکرمہ قدسیہ امجد (ورجینیا)، مکرمہ سعدیہ سیٹھی (بیلجیم)، مکرمہ مریم عرفان (یوکے)، مکرمہ نادیہ احمد (کینیڈا)، مکرمہ ماریہ سعید (سویڈن) اور اگلی نسل سے 18 بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز تمام لواحقین کو صبر و حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرمہ نصرت جہاں

مکرمہ نصرت جہاں اہلیہ مربی مکرم مبشر احمد، میری لینڈ، 17 جون 2023ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ کو اور ان کے لواحقین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز تمام لواحقین کو صبر و حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم عنایت شاہ

مکرم عنایت شاہ 28 جون 2023ء اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم مکرم ہدایت شاہ، مکرم عاشق شاہ مرحوم، مکرم خادم شاہ، مکرم انور شاہ اور مکرم منور شاہ کے بڑے بھائی تھے۔ مکرمہ سلمٰی شاہ بہن بھائیوں میں سب سے بڑی بہن ہیں۔ مرحوم سید شریف احمد اور مکرمہ سلمٰی شاہ نے 1970ء کی دہائی کے اوائل میں سان فرانسسکو جماعت قائم کرنے کی توفیق پائی۔ 1973ء میں جب مرحوم امریکہ تشریف لائے، ان کی بہن فچبرگ میساچوسٹس میں رہتی تھیں اور مرحوم نے بھی وہیں رہائش اختیار کی۔ ان کی بہن کے سان فرانسسکو منتقل ہونے کے بعد مرحوم بھی وہیں جا بسے۔ شاہ برادران اور ان کے افرادِ خاندان سان فرانسسکو جماعت کے فعال احباب میں سے تھے۔ مرحوم کی زندگی میں ان کے بیٹے مکرم سلیم شاہ کا انتقال ہو گیا جس پر مرحوم نے بے مثال صبر سے کام لیا۔ مرحوم بہت خوش اخلاق، مہمان نواز، دوسروں کا خیال رکھنے والے اور ہمدرد طبیعت کے مالک تھے۔

مکرم ناصر احمد قریشی

امۃ الباری ناصر صاحبہ امریکہ سے لکھتی ہیں کہ خاکسار کے شوہر مکرم ناصر احمد قریشی صاحب 4/ اگست 2023ء بروز جمعۃ المبارک طویل علالت کے بعد ڈیٹرائٹ، امریکہ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ ہفتے کے روز مسجد محمود (ڈیٹرائٹ) میں نماز جنازہ ادا کی گئی جو مکرم فاران ربانی صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ اسی روز مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی جس کے بعد مربی صاحب موصوف نے دعا کروائی جس میں جماعت کے احباب نے کثرت سے شرکت کی۔

مکرم ناصر احمد قریشی صاحب کے والد صاحب کا نام مکرم محمد شمس الدین صاحب بھاگلپوری اور والدہ کا نام مکرمہ سیدہ صدیقہ بیگم صاحبہ تھا۔ بھاگلپور بہار سے تعلق تھا۔ ان کے خاندان میں احمدیت مکرم مولوی عبد الماجد صاحب (والد صاحب حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہؓ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کی تبلیغ سے آئی۔ ان کے والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک خواب میں حضرت اقدسؑ کی شبیہ مبارک دکھائی جس کے بعد 1913ء میں احمدیت قبول کی۔ اس طرح بھاگلپور بہار کے اوّلین احمدیوں میں سے تھے۔ شدید مخالفت کی وجہ سے خاندان کے ساتھ قادیان ہجرت کی۔ قادیان آکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی گاڑیاں چلانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ (ان کے بعد مکرم قریشی نذیر احمد جو آپ کے بھتیجے اور شاگرد تھے لمبا عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گاڑی چلاتے رہے۔) ناصر احمد قریشی صاحب قادیان میں پیدا ہوئے۔ پارٹیشن کے بعد کراچی میں رہائش اختیار کی اور یہیں تعلیم پائی۔ انتہائی نامساعد حالات میں محنت اور لگن سے تعلیم حاصل کرتے رہے۔ بی ای الیکٹریکل مکینیکل تک تعلیم حاصل کی۔ اپنے خاندان میں اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ محکمہ ٹیلیفون میں گورنمنٹ کی ملازمت میں جنرل مینیجر کے عہدے تک ترقی کر کے ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ محنتی اور ایماندار افسر کے طور پر شہرت تھی۔ جماعت کراچی کے حلقہ ناظم آباد حلقہ صدر اور حلقہ النور میں خدمات کی توفیق پائی۔ خاکسار کا ساٹھ سال کا ساتھ رہا۔ ناصر صاحب کو میں نے پابند صوم وصلوٰۃ پایا، مسجد میں دل اٹکا رہتا۔ خلافت سے والہانہ محبت کرنے والے، ذمہ دار شوہر اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا بہت خیال رکھنے والے باپ تھے۔ بہت سے ضرورت مندوں کی مدد کی توفیق ملی۔ بیماری کا طویل عرصہ نہایت صبر اور ہمت سے گزارا۔ 2010ء سے امریکہ منتقل ہو گئے تھے۔ یہیں وفات ہوئی۔

دو بیٹے ڈاکٹر منصور احمد قریشی اور محمود احمد قریشی (ڈیٹرائٹ امریکہ) ڈاکٹر امۃ المصور (آٹوا۔ کینیڈا) امۃ الصبور عمر (یوکے) اور امۃ الشافی طارق (برمپٹن۔ کینیڈا)۔ اگلی نسل کے تیرہ بچے ہیں جن میں ایک نواسہ مکرم وقاص احمد خورشید مربی سلسلہ امریکہ ہے اور ایک پوتا اسرمد احمد قریشی جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیر تعلیم ہے۔

احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے بچوں کو دین و دنیا کی نعماء سے نوازے۔ سب نے خدمت کا حق ادا کیا ہے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مکرمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم

احباب کو انتہائی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم 24 اگست 2023ء کو ربوہ پاکستان میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ اور مکرمہ امۃ اللطیف بیگم رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی تھیں۔ وہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہ کی بھانجی تھیں۔ اکتوبر 1952ء میں مرحومہ کی شادی صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سے ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے تھے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد نے کئی سال تک صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ناظم اعلیٰ اور امیر مقامی کے طور پر خدمات انجام دیں۔

مکرمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم تمام عمر گہری عقیدت اور اطاعت کے ساتھ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہیں۔ آپ نے ہمیشہ اپنے مرحوم شوہر کے ساتھ مل کر اسلام احمدیت کی خدمت کی اور ایک "درویش" کی سی زندگی بسر کی۔ آپ نے کئی سالوں تک صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کے طور پر خدمات انجام دیں اور پورے ہندوستان میں لجنہ اماء اللہ کے قیام و استحکام کے لیے کام کیا۔ آپ کو قرآن مجید سے بے حد محبت تھی اور ہندوستان کی ممبراتِ لجنہ کو ہر ممکن طریق پر قرآن مجید ناظرہ، باترجمہ اور تفسیر سکھانے کی جدوجہد کرتی رہیں۔ آپ کا جنازہ ربوہ سے قادیان لے جایا گیا جہاں آپ کو بہشتی مقبرہ قادیان میں عین قطعۂ خاص میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں سپرد خاک کیا گیا۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم وفات سے قبل گزشتہ چھ سال سے ربوہ، پاکستان میں رہائش پذیر تھیں۔ آپ کے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہے:

مکرمہ امۃ العلیم عصمت اہلیہ مکرم نواب منصور احمد خان، وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ آپ اس وقت صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ مکرمہ امۃ الکریم کوکب، اہلیہ ماجد احمد خان صاحب۔ مکرمہ امۃ الرؤف اہلیہ مکرم ڈاکٹر سید ابراہیم منیب احمد، کینیڈا۔ مکرم مرزا کلیم احمد، نارتھ ورجینیا، امریکہ۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 15ء ستمبر 2023ء میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ کی خوبیوں اور دینی خدمات کا تفصیل سے تذکرہ فرمایا جس میں سے چند یہ ہیں:

☆... خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کی صرف نیک یادیں ہوتی ہیں، جو نافع الناس ہوتے ہیں، جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کا عملی نمونہ ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے اور خلافت احمدیہ سے حقیقی وفا کرنے والے ہوتے ہیں۔

☆... آپ ایک اچھی بیوی تھیں، مشکل حالات میں ساتھ دینے والی تھیں۔ کبھی کوئی مطالبہ نہ کرتیں۔ جو بھی گزارا ملتا خوشی سے اسی میں گزارا کرتیں۔ صفائی پسند، اور بڑی سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ جب مرزا وسیم احمد صاحب اعتکاف بیٹھتے تو ان کے ساتھ غریب معتکفین کو بھی کھانا بھجواتیں۔

☆... کسی درویش کی بیٹی کی شادی ہوتی تو آپ اپنا زیور اسے پہننے کے لیے دے آتیں کہ جب تک دل کرے اسے پہنو، پھر کسی دوسری بچی کی شادی ہوتی تو زیور اسے دے دیا جاتا۔

☆... خلافت سے آپ کا بڑا اخلاص کا تعلق تھا۔ عاجزی اور کامل وفا کا جس طرح انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے اظہار کیا تھا وہ تعلق جاری رہا اور مجھ سے بھی وہی تعلق قائم رہا۔

☆… صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے قادیان جاکر جماعت کی خواتین کو اکٹھا کرنے اور ان سے ہمدردیاں کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔

☆… تقسیمِ ہند کے بعد رتن باغ لاہور اور پھر ربوہ کے کچّے گھروں میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو قرآن کریم اور ملفوظات سنانے کی توفیق ملتی رہی۔

☆…لوگ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھواتے اور آپ بڑی دیانت داری سے سب امانتوں کا خیال رکھتیں، آپ کی خدماتِ سلسلہ کا عرصہ 46 سال بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

مکرمہ رقیہ جمیل

انتہائی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرمہ رقیہ جمیل اہلیہ صاحبزادہ جمیل لطیف (شکاگو) 2 ستمبر 2023ء کو انتقال کر گئی ہیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم رستم خان شہید آف جلوزئی (پاکستان) کی صاحبزادی اور صاحبزادہ طیب لطیف ابن حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف شہیدِ کابل رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ جماعت کی ایک فدائی اور سرگرم رکن تھیں۔ آپ نے بطور صدر لجنہ کوہاٹ، پاکستان خدمات سرانجام دیں۔ اپنی خوش اخلاقی اور دوستانہ طبیعت کی وجہ سے ہر دلعزیز تھیں۔ آپ نے اپنی ساری عمر نظامِ جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی میں گزاری۔ آپ کے چار بچے ہیں: مکرمہ سیدہ صدیقہ احمد، صاحبزادہ فرحان لطیف مرحوم، صاحبزادہ ڈاکٹر عثمان لطیف اور مکرمہ سیدہ فائزہ لطیف۔

مکرم پروفیسر محمد شریف خان

مکرم پروفیسر محمد شریف خان ابن مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ خان مرحوم 8 ستمبر 2023ء کو انتقال کر گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم 1939ء میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ نے 1960ء میں پنجاب یونیورسٹی (لاہور) سے گریجوایشن کیا اور یہیں سے 1963ء میں M.Sc کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کو فائنل امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر سر ولیم رابرٹس گولڈ میڈل سے نوازا گیا۔ 1966ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے زوآلوجی میں پی ایچ ڈی کی۔

اس کے بعد آپ نے تعلیم الاسلام کالج، ربوہ سے بطور زوآلوجی لیکچرر اپنی کیریئر کا آغاز کیا اور قریباً 38 سال بعد 1999ء میں ریٹائر ہوئے۔

پاکستان کے قریباً ہر علاقہ ہر کونہ میں رینگنے والے جانور (Reptiles) اور پانی اور خشکی دونوں پر رہنے والے جانور (Amphibians) کی تلاش کے بعد آپ نے 34 نئی اقسام (نسلیں) دریافت کیں جن میں گیارہ قسم کے سانپ، 15 قسم کی چھپکلیاں اور آٹھ قسم کے Amphibians شامل ہیں۔

دنیا کے مختلف سائنسی جرائد میں آپ کے 250 سے زائد تحقیقی مقالہ جات شائع ہوئے۔ 10 کتابیں اور پاکستان میں پائے جانے والے Amphibians اور Reptiles پر فیلڈ گائیڈز شائع ہوئیں۔ آپ کو پاکستان کے واحد ہرپیٹالوجسٹ (Herpetologist) ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

مرحوم پروفیسر صاحب کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پروفیسر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور نماز تہجد کی ادائیگی اور تلاوت قرآن کریم میں باقاعدگی کا خاص خیال رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

ہستی باری تعالیٰ — کیا خدا واقعی موجود ہے؟

عبدالسمیع خان

دنیا میں بیشمار لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ کائنات، یہ سلسلہ روز و شب خود بخود چل رہا ہے اس کا کوئی خالق ہے نہ اس کا کوئی مقصد ہے مگر ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس کائنات کا ایک خالق ہے جو تمام قدرتوں کا مالک ہے تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔ اس کے علاوہ سب مخلوق ہے اور اس نے تمام مخلوقات کو خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اس خدا کا اسم ذات مذہب اسلام نے اللہ بیان کیا ہے اس خدا کے وجود پر بیشمار عقلی اور نقلی دلائل موجود ہیں۔

خدا کی ہستی کی سب سے بڑی اور حتمی دلیل اس کا الہام، کلام اور اس کی آواز ہے۔ اگر سینکڑوں عقلی دلیلیں اس بات کی ہوں کہ اس شہر، اس جنگل اور اس صحرا میں کوئی ذی روح موجود نہیں تو بچے کی ایک چیخ، شیر کی ایک دھاڑ اور پرندے کی ایک چہچہاہٹ سب عقلی دلائل پر پانی پھیر دیتی ہے تو خدا تعالیٰ جو ہر زمانے میں، ہر علاقے میں اپنی آواز سے اور اپنے کلام سے اپنے وجود کا ثبوت دیتا رہا ہے اور اب بھی دے رہا ہے تو اس کا انکار کیسے کیا جا سکتا ہے۔

اگر یہ سوال ہو کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ کلام واقعی خدا کا ہے تو خدا کا کلام اس کی عظمت، قدرت اور جلال کی خبر دیتا ہے اس کی غیب کی خبریں اس کے تمام زمانوں پر حاوی ہونے کی اطلاع دیتی ہیں آیئے اس سلسلہ میں 10 بڑی اور عظیم الشان پیشگوئیوں کا جائزہ لیں۔

1۔ تورات آج سے 3500 سال قبل لکھی گئی اور اس میں مدتوں پہلے خدا کی طرف سے حضرت ابراہیمؑ کو ان کے دونوں بیٹوں اسماعیل اور اسحاق اور ان کی اولاد کی جسمانی اور روحانی ترقی کے متعلق دی گئی خبریں موجود ہیں پیشگوئی تو اس سے بھی 300 سال پہلے کی ہے (ملاحظہ ہو پیدائش باب 21، 17، 13، 12)

2۔ موسیٰ کو خدا نے بنی اسرائیل کے بھائیوں میں موسیٰ جیسا نبی برپا ہونے کی خبر دی جو 10 ہزار قدوسیوں کے ساتھ آئے گا (استثناء باب 18، 33) رسول کریم ﷺ اس کے مصداق ہیں

3۔ بعد کے انبیاء یسعیاہ (700 ق م)، حبقوق (626 ق م) اور سلیمان اور دانیال نے بھی اشاروں اور استعاروں میں رسول کریم ﷺ کے متعلق پیشگوئیاں کیں (یسعیاہ باب 21۔ حبقوق باب 3۔ غزل الغزلات باب 5۔ دانیال باب 2)

4۔ مسیح نے بھی کامل شریعت لانے والے کی خبر دی اور اس کی آمد کو خدا کے آنے سے تعبیر کیا (متی باب 21۔ مندرجہ بالا پیشگوئیوں کی تفصیل کے لئے دیکھئے دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت مصلح موعودؓ)

5۔ حضرت مسیحؑ نے اپنی آمد ثانی کی خبریں بھی دی ہیں جس میں قوموں کی لڑائی اور بیماریوں اور سورج اور ستاروں میں خاص نشان کے ظہور کی پیشگوئیاں بھی ہیں اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ اور وجود میں پوری ہو چکی ہیں۔

6۔ قرآن و حدیث میں سینکڑوں پیشگوئیاں ہیں جن کا دائرہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے جن کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ساتھ بھی ہے آپؐ کے بعد خلافت راشدہ اور امت کی ترقی پھر تنزل کے ساتھ ہے۔ نہایت بے بسی کے ایام میں آپؐ نے مکہ کی فتح نیز روم، ایران، شام، مصر اور قسطنطنیہ کی فتح کی خبر دی۔ مکی زندگی میں روم اور ایران کے مابین جنگ میں رومیوں کی شکست کے بعد جلد ان کی فتح کی خبر دی۔ ان میں سے ہر ایک غیر معمولی رنگ میں خدا کی ہستی کی دلیل ہے آپؐ اور آپؐ کی قوم کا بیشتر حصہ ان پڑھ تھا مگر انتہائی نامساعد حالات میں آپؐ نے قرآن کریم کے جمع ہونے، مکمل ہونے، کتاب بننے، اس کے سب سے زیادہ پڑھے جانے اور اس کے بیان اور وضاحت اور حفاظت کی پیشگوئی کی اور آج قرآن خدا کی ہستی کا گواہ بن کر کھڑا ہے۔

7۔ قرآن و حدیث میں آخری زمانہ میں سائنسی ترقیات اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی خبر دی گئی ہے اور نزول مسیح و مہدی کا ذکر ہے اس کے لئے متعدد نشانات کا ذکر ہے جیسے کسوف و خسوف۔ اس کی پیشگوئی عہد نامہ قدیم و جدید، قرآن و حدیث بزرگان امت مسلمہ اور ہندو اور سکھ مت میں بھی پائی جاتی ہے (ملاحظہ ہو۔ الفضل انٹرنیشنل 22 مئی 2021ء۔ الفضل ربوہ 19 مارچ 2004ء) یہ سب باتیں جو کم از کم 1400 سال پہلے خدا سے منسوب کر کے بیان کی گئیں اور لکھی گئیں اور پوری ہو گئیں کیا اس علام الغیوب خدا کی خبر نہیں دیتیں جو زمین و زمان پر حاوی ہے۔

8۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعودؑ نے خدا سے خبر پا کر بے شمار تبشیری اور انذاری پیشگوئیاں کی ہیں تبشیری خبروں میں آپ کی ذات، اولاد، دوست، جماعت کی وسعت و قبولیت عامہ کے ہزاروں نشان ہیں۔ ان میں خصوصیت سے نظام خلافت اور نظام وصیت کا قیام، تبلیغ کا زمین کے کناروں تک پہنچنا، اور ہر قوم میں احمدیت کے نفوذ کی پیشگوئیاں شامل ہیں۔

☆انذاری پیشگوئیوں میں طاعون کے آنے اور احمدیوں کی حفاظت کی پیشگوئی، لیکھرام، ڈوئی، اور متعدد مخالفین کی مباہلہ کے نتیجہ میں ہلاکت کی پیشگوئیاں شامل ہیں۔ غیر معمولی زلازل، عالمی جنگوں نیز زار روس، کسریٰ ایران، نادر شاہ حاکم افغانستان، جاپان اور کوریا کے متعلق حیرت انگیز پیشگوئیاں موجود ہیں۔

9۔ قرآن و حدیث اور عہد نامہ قدیم و جدید میں آخری زمانہ میں دجال اور یاجوج ماجوج کے ظہور کی خبر بھی دی گئی ہے۔ دجال سے مراد مغربی عیسائی اقوام کا مذہبی فتنہ ہے جس میں انسان کو خدا بنا کر نوع انسانی کی اکثریت کو گمراہ کیا گیا ہے۔ اور یاجوج ماجوج سے مراد انہی قوموں کی آگ سے کام لے کر وہ سائنسی ترقیات ہیں جن کی مدد سے وہ ستاروں پر کمندیں ڈال رہی ہیں۔ سمندر کی تہوں میں اتر چکی ہیں۔ اور زمین کو گہرائیوں تک کھنگال ڈالا ہے۔ زمین کے

خزانے باہر نکال دیے ہیں۔ سورج سے اس کی روشنی کھینچ لی ہے۔ اور جیمز ویب نامی دور بین زمین سے دس لاکھ میل دور سورج کی تحقیق کے لئے خلاؤں میں بھیج دی ہے۔ وہ قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں کے مطابق مُردوں کو زندگی دے رہی ہیں اور بارش برسانے پر قادر ہیں (الفضل 18 مارچ 2005ء)۔

10۔ انجیل، قرآن شریف، حدیث اور امت مسلمہ کے بزرگوں کے کلام میں امام مہدی کے زمانہ میں ایک ایسے مواصلاتی نظام کی خبریں بھی ہیں جس کے ذریعہ امام مہدی کو تمام دنیا کے لوگ سن اور دیکھ سکیں گے اور سب لوگ اپنی اپنی زبان میں اس کا کلام سنیں گے یہ پیشگوئیاں مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کی صورت میں پوری ہو چکی ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 24 مئی 2019ء)۔

آخری زمانہ کے متعلق قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں اور مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے بارہ میں تفصیل کے لئے دیکھیں حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب دعوت الامیر۔ (انوار العلوم جلد 7)

یہ ہزاروں پیشگوئیوں میں سے چند نمائندہ پیشگوئیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کسی عالم الغیب ہستی کے وجود پر دلالت کر رہی ہے۔ اور اس زمانہ میں تو نہایت کثرت کے ساتھ ان پیشگوئیوں کا ظہور ہو رہا ہے کیونکہ انسان نے خدا کو بھول جانا تھا۔ کس نے ہندوستان کے ایک اجڑے ہوئے اور گمنام قصبے قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو 1898ء میں یہ خبر دی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ کس نے اسے یہ خواب دکھایا کہ وہ لندن میں ایک منبر پر کھڑا ہو کر انگریزی میں ایک مدلل تقریر کر رہا ہے۔ کس نے اسے پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں رونما ہونے والی واقعات کی خبر دی۔ اگر سائنس یہ کر سکتی ہے تو آج تمام دنیا کے سائنس دانوں اور سیاست دانوں کو یہ چیلنج ہے کہ اس طرح کی پیشگوئیاں کریں اور پھر انہیں پورا بھی کر دکھائیں۔ یہ صرف اور صرف اس عالم الغیب کی طاقت کے مظاہرے ہیں جو ماضی و مستقبل پر یکساں نظر بھی رکھتا ہے اور دنیا کو بدلنے پر بھی قادر ہے۔

☆ بے شک خدا جس سے چاہے کلام کرے مگر خدا نے جن وجودوں کو خاص طور پر اپنی ذات کی اطلاع اور اپنے احکام سے مطلع کرنے کے لئے منتخب کیا وہ سب اپنے وقت کے بہترین کردار کے لوگ تھے۔ صادق اور امانت دار۔ ان کو اکثر نے قبول نہیں کیا مگر دعویٰ سے پہلے کی زندگی پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکے۔ ان سب کی نمائندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (سورۃ یونس: 17)۔

☆ خدا کی ہستی اور توحید کے یہ سب علمبردار نہایت کمزور اور بے بس تھے کوئی دولت اور جتھہ ان کے پاس نہیں تھا مگر خدا کی ذات نے ان سے وعدہ کیا کہ انہیں کامیاب کرے گا اور ان کے دشمن تمام طاقتوں کے باوجود ناکام ہوں گے اور ہر مامور کے وقت میں یہی کہانی دہرائی گئی دنیا کی معلوم تاریخ کے مطابق خدا کے نام لیوا ہمیشہ کامیاب ہوئے اور ان کے دشمن مٹا دیئے گئے۔ نوحؑ کی قوم پانی میں غرق ہوئی۔ ابراہیمؑ کو خدا نے آگ سے بچالیا۔ موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کی کمزوری سے کون واقف نہیں مگر فرعون سمندر میں غرق ہو گیا اور موسیٰؑ نے فتح پائی۔ خدائے واحد کا عظیم ترین نمائندہ محمد ﷺ سب سے کمزور تھا۔ والد اس کی پیدائش سے پہلے فوت ہو گئے والدہ نے جی بھر کے دیکھا بھی نہ تھا کہ چل بسیں دادا کا سہارا بھی اٹھ گیا چچا دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے کوئی تعلیم نہ تھی کوئی جائیداد اور وراثت نہ تھی مخالفین چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے قاتلانہ حملے کئے زخموں سے چور کر دیا جنگیں مسلط کیں وفادار ساتھیوں کو شہید کر دیا مگر بالآخر اسی کا بول بالا ہوا اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ یہ سب میرے منصوبہ سے نہیں خدا کی طاقت سے ہوا۔ کیا ہزاروں ملہموں کی یہ غیر متوقع اور لرزہ خیز کامیابیاں خدا کی ہستی کا اعلان نہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا میں بے شمار فاتحین گزرے ہیں مگر نبیوں کے ساتھ ان کا خاص امتیاز ہے فاتحین عالم اپنی قوم کی عظمت کا نعرہ بلند کر کے اٹھے قوم ان کا ساتھ دینے کو تیار تھی اور زمانے کی رَو بھی یہی تقاضا کر رہی تھی مگر نبیوں نے ہمیشہ زمانے کی رَو کے خلاف آواز بلند کی اپنی قوم کی اصلاح کا نعرہ لگایا اور مدتوں سخت دکھ جھیلے اور اخلاقی بنیادوں پر اپنی فتوحات استوار کیں۔

☆ تاریخ عالم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تمام بانیان مذاہب نیک اور راستباز اور اچھی شہرت کے حامل تھے لیکن دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے قریباً کورے تھے۔ لیکن جو تعلیم انہوں نے مختلف شعبوں میں انسان کی ہدایت کے لئے دی خواہ وہ باہمی تعلقات کا قانون ہو یا جنگی قوانین ہوں یا اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ساتھ تعلقات کے سلسلہ میں ہوں سب تعلیمات اپنے زمانہ کے لئے نہایت ہی اعلیٰ اور مناسب حال تھیں اور ان کی قوموں نے اس راہ عمل پر چل کر صدیوں تک تہذیب اور شائستگی میں دنیا کی راہنمائی کی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک جھوٹا جو دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے ناقابل ذکر ہے وہ اچانک ایسی قدرت حاصل کر لے کہ اس کی تعلیم دنیا پر چھا جائے۔ اس پر عمل کرنے والے اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی حاصل کر لیں ایسا صرف خدا کی مدد اور تائید سے ہو سکتا ہے۔ اور یہی خدا کی ہستی کی بہت بڑی دلیل ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے سب راست باز مامور دنیا کے مختلف خطوں اور مختلف زمانوں میں آئے مگر یہ حیرت انگیز بات ہے کہ سب کی بنیادی تعلیم ایک ہی تھی۔ تفصیلات میں فرق ہونا تو زمانے اور حالات کا تقاضا ہے لیکن سب سچوں کا ایک ہی خدا پر متفق ہونا اور سب بنیادی مسائل اور تعلیم کی یکسانیت کیا ایک خدا کی ہستی پر دالّ نہیں۔ ایسے لوگ جن کا آپس میں ملنا کبھی تصور میں نہیں آسکتا وہ خدا کے نام پر ایک ہی تعلیم ایک ہی قسم کے اخلاق دکھاتے ہیں، ایک ہی طرح دشمن کی شرارتوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اور ایک ہی قسم کی کامیابی پاتے ہیں۔

☆ خدا کی ہستی کی ایک بہت اہم دلیل قبولیت دعا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نہ صرف موجود ہے بلکہ دعاؤں کو سنتا ہے، ان کو قبول کرتا ہے اور حسب مصلحت اس کا جواب بھی دیتا ہے خواہ وہ لفظوں میں ہوں، خواہ وہ استعاروں میں ہوں خواہ وہ خوابوں یا رؤیا کی شکل میں ہوں۔ قبولیت دعا کے انعام میں سب نوع انسان برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صرف مضطر کی شرط لگائی ہے۔ یعنی جب بھی کوئی شخص دنیا کے دوسرے تمام رشتوں سے قطع تعلق کر کے خدا کو دل میں یا بلند آواز سے پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بات سنتا ہے اور اس کو مشکل سے نجات دیتا ہے۔ اور جتنا جتنا کوئی

انسان خدا سے محبت اور تعلق میں بڑھتا ہے اس کی قبولیت دعا کی شرح بڑھتی چلی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے ایسے غیر معمولی معجزات اور نشانات دکھاتا ہے کہ دنیا دنگ رہ جاتی ہے۔ اس قبولیت دعا کا تجربہ وہ دہریہ بھی کرتے ہیں جو سمندر کی سطحوں پر ڈوبنے کے خوف سے خدا کو پکارتے ہیں اور ہواؤں میں اڑنے والے وہ لوگ بھی جو موت کے خوف سے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ وہ مریض بھی جو ناقابل علاج بیماریوں کا شکار ہو کر محض اسی کو آواز دیتے ہیں۔ وہ بھوکے، پیاسے، ننگے، بے اولاد، دشمن کے ستائے ہوئے اور ہر خوشی سے بے نصیب جو صرف اور صرف اس کے در پر سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ وہ قیدی جو کال کوٹھڑی میں پڑے ہوتے ہیں اور نجات کا کوئی سامان نہیں رکھتے۔ وہ اندھے، وہ گونگے اور بہرے جن کی کوئی نہیں سنتا اور جو کسی کو سنا نہیں سکتے۔ جو کسی کو دیکھتے نہیں اور کوئی انہیں دیکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ خدا ان کی مرادیں بھی پوری کرتا ہے۔ بشرطیکہ وہ سچے دل سے مضطر ہو کر خدا کو پکارے۔

☆چونکہ خدا کے سب سے زیادہ پیارے اس کے انبیاء ہوتے ہیں اس لئے قبولیت دعا کے سب سے زیادہ نظارے انبیاء کے وجود میں نظر آتے ہیں اس حوالے سے 10 ایسی دعاؤں کا ذکر کیا جاتا ہے جو تاریخی طور پر مسلمہ ہیں اور وسیع اثرات رکھتی ہیں۔

1۔ حضرت موسیٰؑ کی دعا سے قوم فرعون پر آنے والے عذابوں کا ٹلنا اور فرعونیوں کا توبہ نہ کرنے پر ان کا پھر لوٹ آنا اور بالآخر فرعونیوں کی غرقابی۔

2۔ حضرت عیسیٰؑ کی دعا سے ان کی صلیب سے نجات اور لمبی عمر پا کر کشمیر میں وفات، ان کے حواریوں کو مائدہ یعنی دنیاوی رزق کثرت سے نصیب ہونا۔

3۔ رسول کریم ﷺ کی دعا سے بارش کا اچانک آنا اور ایک ہفتہ بعد دعا سے رک جانا۔ مدینہ کی بیماریوں کا ختم ہونا اور اس کا مرجع خلائق بن جانا جیسا کہ ابراہیمؑ کی دعا بھی تھی۔

4۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے صحابہ کی بیماریوں سے شفا، عمر میں اضافہ، اور فتوحات کی خبریں۔

5۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے دشمن سرداران قریش کا مارا جانا اور کئی کا ایمان لے آنا۔

6۔ کسریٰ ایران کا رسول اللہ ﷺ کی دعا سے قتل ہونا اور حکومت کا پارہ پارہ ہونا۔

(رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کے لئے دیکھئے رسول اللہ ﷺ کی مقبول دعائیں از حافظ مظفر احمد)

7۔ حضرت مسیح موعودؑ کی دعا سے آپ کے صحابہؓ کی شفا کے غیر معمولی واقعات، عمر کا بڑھ جانا اور اولاد عطا ہونا۔ حضورؑ کی دعا سے غیر معمولی قابلیت اور صلاحیت رکھنے والے بیٹے مصلح موعودؓ کی پیدائش جس کا ذکر قدیم صحیفوں اور حدیث میں بھی کیا گیا ہے۔ (سوانح فضل عمر جلد 1)

8۔ قبولیت دعا کے متعلق تمام مخالفین کو چیلنج اور غالب آنے کی پیشگوئی نیز قرآن کریم کی تفسیر، علم عربی، اور علم غیب اور بیماروں کی شفا کے بارہ میں علمائے عرب و عجم کو کھلا چیلنج۔ (تفصیل کے لئے مسیح موعودؑ کے انعامی چیلنج از مبشر احمد خالد)

9۔ حضور کی دعا سے مخالفین کی ہلاکت خصوصاً لیکھرام، ڈاکٹر ڈوئی اور سعد اللہ لدھیانوی کا ابتر ہو کر مرنا۔ (دعوۃ الامیر)

10۔ خلفائے احمدیت کی قبولیت دعا کے واقعات جو آج بھی جاری ہیں خصوصاً ابتلاؤں کے ایام میں فتح کی بشارتیں۔

یہ وہ دعائیں ہیں جن کا اثر ہزاروں انسانوں اور سینکڑوں علاقوں پر پھیلا ہوا ہے جن کے گواہ بیسیوں سچے لوگ ہیں یہ سب دعائیں خدا کی ہستی کے انمٹ ثبوت مہیا کرتی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک بہت بڑا ثبوت اس کی مخلوق کے درمیان نظم وضبط اور اعلیٰ درجہ کا توازن ہے۔ مان لیا کہ سورج، چاند، ستارے خود بخود پیدا ہو گئے۔ لیکن یہ کیسے ہوا کہ تمام سیارے جن کے گرد ان کے اپنے کئی کئی چاند بھی گھوم رہے ہیں وہ سارے کے سارے سورج کے گرد لاکھوں سالوں سے اس طرح گردش کر رہے ہیں کہ کبھی کسی ٹکراؤ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ جس دن ایسا ہو جائے گا، کائنات ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔ 100 ارب گلیکسیز ہیں اور ہر گلیکسی میں 100 کھرب ستارے ہیں ہمارا سورج اپنے نظام شمسی سمیت نامعلوم منزلوں کی طرف رواں دواں ہے اور کائنات مسلسل پھیل رہی ہے۔

زمین سے سورج اور چاند مختلف فاصلوں پر ہیں اور مختلف حجم رکھتے ہیں لیکن زمین سے دونوں کا سائز ایک ہی نظر آتا ہے۔ سورج کی وجہ سے چاند روزانہ ایک نئی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور 29، 30 دن کے بعد وہ سابقہ کیفیت پر لوٹ آتا ہے۔ زمین اپنے محور پر 23 درجہ جھکی ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے موسم بدلتے ہیں۔ اور اسی سے وہ تمام پھل اور سبزیاں اور درخت اور رونقیں پیدا ہوتی ہیں جن کا انسان متلاشی ہے۔ اگر سورج اپنے مدار سے چند میٹر اندر یا باہر ہو جائے تو یہ زمین انتہائی گرم یا سرد ہو جائے۔ اور زندگی کی صف لاکھوں سال پہلے لپیٹ دی جاتی۔ کیا یہ سب اجرام فلکی، اور اجسام ارضی و سماوی اس بات کی شہادت نہیں دیتے کہ ان آسمانوں اور زمینوں اور موسموں کو کنٹرول کرنے والا کوئی ایک طاقتور وجود ہے جو ان سب کو مقررہ راستوں پر چلا رہا ہے۔ کسی کو کسی دوسرے کے قریب نہیں پھٹکنے دیتا اور نئی سے نئی کہکشائیں پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ ان کے درمیان کوئی ٹکراؤ، کوئی فطور نہیں۔ اور انسان جتنا جتنا دوربین بنا کر ان کو دیکھنے پر قادر ہو رہا ہے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں۔ اپنی کم مائیگی اور کسی خالق کی عظمت کا احساس اس پر چھانے لگتا ہے۔

یہی توازن انسانی جسم کے اندر بھی ہے۔ ایک وقت تک انسان کے اعضاء حسب ضرورت بڑے ہوتے رہتے ہیں اور پھر مقررہ وقت پر رک جاتے ہیں۔ کیا کسی اندھے ارتقاء میں یہ سب ممکن ہے۔ انسان کے دانت اگر مسلسل بڑھتے رہیں تو جبڑے پھاڑ کر انسان کو خوبصورتی سے ہی نہیں، لذت کام و دہن سے بھی محروم کر دیں گے۔ پس کوئی وجود ہے جس نے انسان کے ڈی این اے میں یہ سب کچھ ودیعت کر رکھا ہے۔ سائنس دراصل اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور اس کے اصولوں کو دریافت کرنے کا نام ہے۔ انسان نے معلوم تاریخ میں کچھ باتیں دریافت کر لی ہیں لیکن ابھی کروڑ ہا کروڑ خصائص دریافت کرنے باقی ہیں۔ شاید انسان تمام ہو جائے اور یہ سارے راز نہ کھل سکیں کیونکہ اس کائنات کے ہر ذرہ میں اسی ابدی اور ازلی خالق کا جلوہ نظر آتا ہے۔ انسان کی

تحقیق تو ابھی مجھ پر بھی مکمل نہیں ہوئی کجا یہ کہ وہ خدا کی تمام صفات کے راز جاننے کا دعویٰ کرلے۔

اسلام نے جو سچا خدا پیش کیا ہے اس کا ذاتی نام اللہ ہے وہ تمام صفات حسنہ سے متصف ہے کوئی چیز اس کی مانند نہیں اس لئے اس کی مثال کسی چیز سے نہیں دی جاسکتی وہ عقل اور سائنس سے بالا تر ہے فلسفہ اور منطق سے اسے تلاش نہیں کیا جاسکتا اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا کی ہستی پر بیسیوں عقلی دلائل بھی موجود ہیں مگر ان سب کی انتہا یہ ہے کہ خدا ہونا چاہئے اور اس کو مرتبہ یقین تک پہنچانے والا صرف خدا کا الہام اور کلام اور اس کی قدرت اور جلال و جمال کے خارق عادت نظارے ہیں جو خاص طور پر اس کے پاک بندوں پر ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

”آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اِس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں؟ کہ اس بات کو پرکھے۔ پھر اگر حق کو پاوے تو قبول کرلیوے ...دیکھو میں تمہیں کہتا ہوں کہ چالیس دن نہیں گذریں گے کہ وہ بعض آسمانی نشانوں سے تمہیں شرمندہ کرے گا... اگر تمہیں شک ہو تو آؤ چند روز میری صحبت میں رہو اور اگر خدا کے نشان نہ دیکھو تو مجھے پکڑو۔ اور جس طرح چاہو تکذیب سے پیش آؤ“ (انجامِ آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11، صفحات 346-347)

کامیابی کیا ہے؟

حارث راجہ

تقریر بر موقع جلسہ سالانہ، امریکہ 2023ء

کامیابی کیا ہے؟ اس پر بہت کچھ لکھا اور کہا گیا ہے۔ ہر کوئی کامیابی کو اپنے زاویہ سے دیکھتا ہے لیکن بنیادی طور پر کامیابی کی تعریف کرنے کی تان اسی بات پر ٹوٹتی ہے کہ انسان کس مقصد کے حصول کو کامیابی کا معیار مقرر کرتا ہے۔ ایک دنیادار کے نزدیک، جس کی نظر اس دنیا تک ہی محدود ہے، دنیوی ترقی کا حصول ہی کامیابی ہے۔ American Dream کے محاورہ سے یہی مراد لی جاتی ہے کہ ہر شخص کو دنیا کمانے کی مکمل آزادی ہو اور وہ اپنی محنت اور کوشش کے بل بوتے پر خوشحالی اور کامیابی حاصل کر سکے۔ ہمارے لیے ہدایت کا سرچشمہ قرآن ہے۔ قرآن کریم کے مطابق یہ دنیا ایک عارضی ٹھکانا ہے۔ دائمی زندگی اُخروی زندگی ہے۔ کامیابی کا جو معیار قرآن کریم نے مقرر فرمایا ہے اس کا ذکر سورۃ المؤمنون میں بیان ہوا ہے۔ اس سورۃ کے آغاز ہی میں یہ اعلان فرمایا **قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ** کہ یقیناً مؤمنین ہی کامیاب ہونے والے ہیں اور ساتھ ہی ان کی علامات بھی بیان کر دیں کہ وہ اپنی نمازوں میں خشیت اختیار کرتے ہیں لغویات سے دور رہتے ہیں، اپنا مال خدا کی راہ میں دیتے ہیں، حیا کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں اور یہ کہ اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو جنت الفردوس کے وارث بنائے جائیں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ قرآن کریم نے اسی کو کامیابی قرار دیا ہے۔

خاکسار کی آج کی گزارشات کا محور مؤمنین کی علامت **وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ** یعنی اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں، کے حوالے سے کامیابی کی راہوں کو بیان کرنا ہے۔ ہماری اولاد ہمارے پاس خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور امانت ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت وہ عہد ہے جو ہم نے باندھا ہے۔ اس حوالہ سے خاکسار کامیابی کی راہوں کے جس پہلو کو بیان کرنے کے لئے حاضر ہوا ہے وہ یہ کہ ہم اپنی امانت کی نگرانی کریں اور اپنے عہد کو پورا کریں یعنی پوری وفا کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ سے عہد بیعت نبھائیں اور اپنی اولاد کو بھی اس پر قائم رکھیں۔ اسی میں ہماری دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔

ہم اپنی اولاد پر اس بات کو واضح کریں کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہیں۔ ہم ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جنہوں نے مسیح موعود کا زمانہ پایا۔ اور اپنی اولاد میں یہ احساس پیدا کریں کہ جہاں یہ ایک بڑی خوش نصیبی ہے وہاں ایک بھاری ذمہ داری بھی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو...اپنے دلوں کو پاک کرو... اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو ...(اربعین، نمبر4، روحانی خزائن، جلد17 صفحہ 443-442)

خاکسار نے اس حوالہ سے جن پانچ کامیابی کی راہوں کا انتخاب کیا ہے اس میں سے پہلی راہ اپنی اور

اپنی اولاد کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنا ہے۔

کامیابی کی پہلی راہ: اپنی اور اپنی اولاد کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے بیعت کی غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ دو محبتیں ایک جگہ جمع نہیں رہ سکتیں یعنی خدا کی محبت اور دنیا کی محبت۔

ہم میں سے بعض ایک لمبے عرصے سے اس ملک میں آباد ہیں اور بڑی خوشحال زندگی گزار رہے ہیں اور بعض نئے آنے والے بڑے مشکل حالات سے گزر کر یہاں آئے ہیں اور ابھی اس ملک میں اپنے پاؤں جمانے کے مراحل طے کر رہے ہیں۔ امریکہ کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ مواقع کی سرزمین ہے یہاں کامیابی اور ترقی حاصل کرنے کے بھرپور مواقع ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ ہم ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے ایک خوشحال زندگی کی خواہش کریں حرج اس بات میں ہے کہ ہم دنیا کی محبت میں اس قدر کھو جائیں کہ اِسی کو اپنا مقصود بنالیں اور خود دنیا داری میں پڑ کر اپنی اولاد میں خدا کی محبت پیدا کرنے کے بجائے انھیں دنیا کے پیچھے لگادیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی بے شک انسان نے ولی بننا ہے۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء، صفحہ 57)

ہم پہلے خود اپنے دل میں یہ تڑپ پیدا کریں کہ ہم نے خدا کی محبت حاصل کرنی ہے، خدا کا ولی بننا ہے اور پھر اپنی اولاد کو بھی اس راہ پر چلانے کی فکر کریں۔

ہم اپنی اولاد کو یہ بتائیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں ولی پیدا ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہو رہے ہیں۔ یہاں خاکسار ایک ایسے ولی کا ذکر کرنا چاہتا ہے جن کو خدا تعالیٰ نے ایک مثال قائم کرنے کے لئے ہمارے سامنے ظاہر کر دیا۔ تا کہ یہ خیال نہ گزرے کہ اس زمانے میں دنیا داری کے ماحول میں ولی پیدا نہیں ہوتے۔ وہ عمر کے لحاظ سے نوجوان تھے مگر رتبہ کے لحاظ سے ایک بزرگ۔ وہ مغربی معاشرہ میں ہی پلے بڑھے لیکن اِس کا بد اثر قبول نہیں کیا۔ جب ان کے سامنے دنیاداری کی بات ہوتی تو وہ شکر کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں وقف ہونے کی وجہ سے ان سب معاملات سے بے پرواہ کر دیا ہے۔ ان کا خدا سے ایک ذاتی تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں سچی خوابیں دکھاتا۔ وہ بزرگوں کے واقعات اس لئے نہیں پڑھتے تھے کہ تاریخی معلومات حاصل کریں بلکہ اس لئے پڑھتے کہ انھیں اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ انہوں نے حضرت خلیفہ المسیح الاولؓ کا واقعہ پڑھا کہ ان کے ساتھ مالی معاملات میں کیسا سلوک ہوتا تھا تو انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سے بھی ویسا ہی سلوک کرے اور انہیں یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی ہے اور پھر ایسے ہی پیار کا سلوک ان کے ساتھ رکھا۔ تربیت اولاد کا یہ انداز تھا کہ اپنے بیٹے کو آں حضرتؐ کی سیرت کے واقعات سناتے۔ فرط محبت سے ہچکیاں بندھ جاتیں۔ ان کا بیٹا کرسچن سکول میں پڑھتا تھا کہتے ہیں جب میں سکول جاتا ہوں تو راستہ میں اسے سورۃ الاخلاص سناتا جاتا ہوں۔ یہ ان کے کردار کی ایک مختصر سی جھلک ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے اوصاف کا تفصیلی ذکر 3 ستمبر 2021ء کے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا اور انتہائی قابل رشک الفاظ میں یہ اظہار فرمایا: اے پیارے طالع! میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً تم نے اپنے وقف اور عہد کے اعلیٰ ترین معیاروں کو حاصل کر لیا ہے۔ اگست 2021ء میں گھانا میں خدمت دین کرتے ہوئے 31 سال کی عمر میں عزیزم سید طالع احمد کی شہادت ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا:

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حادثے کے بعد بہت سے اس معیار کے پیدا کر دے۔

یہ خدا کے ولی اپنا عہد نبھاتے ہوئے ان راہوں پر چلے جو حقیقی کامیابی کی راہیں ہیں اور ہمارے لئے اور ہماری اولادوں کے لئے یہ پیغام چھوڑ گئے کہ اس مادیت پرستی کے دور میں بھی خدا والے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس مثال کو سامنے رکھتے ہوئے ہم خود بھی اور اپنی اولادوں میں بھی خدا کا قرب حاصل کرنے کی تڑپ پیدا کریں۔ بچپن سے ہی اپنی اولاد کو خدا سے تعلق کی اہمیت بتائیں اور دعا پر ان کا یقین پختہ کریں۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر ایک تسمہ بھی مانگنا ہو تو خدا سے مانگو۔ ہم اپنی اولاد میں یہ عادت پیدا کریں کہ وہ ہر ضرورت کے وقت خدا کی طرف رجوع کریں۔ ان کا خدا سے تعلق ہماری وجہ سے نہ ہو بلکہ ایک ذاتی تعلق ان کا خدا سے قائم ہو جائے۔

کامیابی کی دوسری راہ: اولاد کو اپنے ساتھ جوڑنا ہے اور ان کو وقت دینا ہے

قرآن کریم میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کا ایک دلچسپ واقعہ بیان ہوا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ تو مُردے کس طرح زندہ کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تو ایمان نہیں لا چکا حضرت ابراہیمؑ نے عرض کی کہ بے شک ایمان تو حاصل ہو چکا ہے میں نے اطمینانِ قلب کی خاطر سوال کیا ہے۔ فرمایا اچھا! تو چار پرندے لے۔ اور انہیں اپنے ساتھ سِدھالے۔ پھر انہیں پہاڑ پر رکھ دے۔ اور انہیں اپنی طرف بلا۔ وہ تیزی کے ساتھ تیری طرف چلے آئیں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس آیت کی تفسیر میں چار پرندوں کو سدھانے اور انھیں پہاڑ پر رکھنے کا یہ مطلب بیان فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی اولاد کو اپنے ساتھ جوڑ کر ان کی اعلیٰ تربیت فرمائی۔ اس میں سبق یہ ہے کہ اس طرح وہ روحانی طور پر زندہ ہو جائیں

گے۔

بطور والدین ہم جسمانی طور پر تو اپنی اولاد کو اس دنیا میں لانے کا باعث بنے ہیں اور جسمانی طور پر انہیں زندہ رکھنے کے لئے نہ صرف ان کی خوراک، رہائش اور دیگر ضروریات کا خیال رکھتے ہیں بلکہ انہیں ہر قسم کی دنیوی آسائش دینے کی بھی کوشش کرتے ہیں مگر روحانی لحاظ سے ہم انہیں تبھی زندہ رکھ پائیں گے جب ہم ان کی دینی تربیت کریں گے۔ اور تربیت کا جو گُر اس واقعہ میں بیان ہوا ہے وہ اولاد کو اپنے ساتھ جوڑنا ہے۔ ہمارے بچوں کو ہمارے تحائف سے زیادہ ہمارے وقت کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنی زندگیوں میں ایسے مگن ہیں کہ بچوں کے لئے وقت ہی نہیں تو ہم یہ امید کیسے رکھ سکتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ جُڑے رہیں گے۔ اس معاشرے میں رہتے ہوئے بچوں کے ساتھ ایک دوستانہ تعلق قائم کرنے کی، ان کے سوالات کو تحمل سے سن کر ان کی تسلی کرانے کی، ان کے ساتھ صحت مندانہ مشاغل میں شامل ہونے کی اوران کی دلچسپیوں میں حصہ لینے کی ضرورت ہے۔انسان کی فطرت ہے کہ وہ توجہ مانگتا ہے اگر ہم انہیں گھر میں توجہ نہیں دیں گے تو وہ باہر توجہ ڈھونڈیں گے۔ باہر کا ماحول تو دہریت اور لادینیت کی طرف جارہا ہے بچوں پر اس ماحول کا بُرا اَثر پڑنا ایک قدرتی بات ہے۔ باہر کا اثر زائل کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک ہی مؤثر طریق ہے اور وہ گھروں میں بچوں کو توجہ دینا ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ والدین اپنی مصروفیات کی وجہ سے بعض دفعہ بچوں سے جان چھڑانے کے لئے انہیں موبائل فون اور ٹی وی کے حوالے کر دیتے ہیں۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی قباحتیں تو سب پر واضح ہیں۔اب تو بچوں کے ڈاکٹرز بھی یہی تاکید کرتے ہیں کہ بچوں کے سکرین ٹائم کو کم کیا جائے۔ اس سے بچوں کی معاشرتی صلاحیتیں بھی متاثر ہوتی ہیں اور روحانیت پر بھی بُرا اَثر پڑتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بار ہا ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہم اپنے بچوں کو وقت دیں اور ایک موقع پر تو آپ نے باقاعدہ حساب کر کے ہمیں یہ سمجھایا کہ اگر شاموں کو اور اختتامِ ہفتہ (weekends) کو اور چھٹیوں کو ملا لیا جائے تو بچے زیادہ وقت اپنے والدین کے پاس ہوتے ہیں۔ اب یہ ہم پر ہے کہ ہم وہ وقت ان کے ساتھ گزراتے ہیں یا نہیں اور ان کی دینی تربیت کرتے ہیں یا نہیں۔

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کی سہولت ہر جگہ موجود ہے۔ بچوں کو خلافت سے وابستہ رکھنے کے لئے حضور انور کا خطبہ جمعہ، This Week with Huzur اور دیگر پروگرام ساتھ بیٹھ کر اکٹھے دیکھے جاسکتے ہیں۔بچوں کو قرآن کریم سے محبت پیدا کرنے کے لئے گھروں میں قرآنی واقعات سنائے جاسکتے ہیں اور قرآنی دعائیں سکھائی جاسکتی ہیں۔ کھانے کی میز پر، گاڑی میں آتے جاتے بچوں کو پیارے انداز میں دینی باتیں بتائی جاسکتی ہیں اور ان کے سوالات کے جواب دیے جاسکتے ہیں۔ بہت سے نئے آنے والوں کے بچوں کو تو اردو سے بھی واقفیت ہے۔ اردو حضرت مسیح موعودؑ کی زبان ہے اسے اپنی اولاد میں زندہ رکھیں۔ ہمارے بچے ہی ہمارا اثاثہ ہیں۔ اِنہیں روحانی طور پر زندہ رکھنا ہماری ذمہ داری ہے اور اس کے لئے ان سے ایک تعلق قائم کرنا ضروری ہے۔

کامیابی کی تیسری راہ: اپنی اولاد کو نماز باجماعت پر قائم کرنا اور انہیں مسجد سے جوڑنا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے۔ آپؓ نے تو یہاں تک فرمایا:

کہ میں خدا کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز با جماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا۔ (تفسیر کبیر، جلد 7 صفحہ 651)

یہ انتہائی امید افزا الفاظ ہیں۔ ہمارے لئے بھی اور ہماری اولادوں کے لئے بھی۔ اگر ہم خود کسی برائی میں مبتلا ہیں یا ہماری اولاد بری عادتوں میں پڑ گئی ہے تو اس کے باوجود ابھی بھی واپسی کی ایک راہ ہے اور وہ نماز باجماعت ہے۔ یہی نکتہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح میں مضمر ہے جس کو ہر نماز سے پہلے دہرایا جاتا ہے۔ یعنی نماز کی طرف آؤ۔ کامیابی کی طرف آؤ۔

اس ملک میں فاصلوں کی وجہ سے ہر کسی کو مسجد قریب نہیں پڑتی۔ اسی لئے صلوٰۃ سنٹرز قائم ہیں جو مساجد کے قائم مقام ہیں۔ اگر کوئی صلوٰۃ سنٹر قریب نہیں تو گھروں میں بچوں کے ساتھ نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔ ہم بچپن سے ہی اپنی اولاد کی اس نہج پر تربیت کریں کہ وہ نمازوں کے اوقات میں باقی کام چھوڑ دیں۔ وہ اپنے معمولات کو اس طرح ڈھالیں کہ نمازوں کے اوقات کے گرد اِن کے دن رات گزریں نہ یہ کہ ان کی نمازوں کا انحصار ان کے معمولات پر ہو۔ فجر کی نماز ہم میں سے اکثر کے لئے ایک امتحان ہے۔ عمومی طور پر فجر کے وقت سوائے نیند کے اور کوئی رکاوٹ مانع نہیں۔ ہم خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی عادت ڈالیں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حَافِظُوا عَلَى الصَّلٰوۃ کا ایک مفہوم یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جب ہم اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے تو ہماری نمازیں ہماری حفاظت کریں گی اور اس طرح ہم کئی قسم کی لغویات سے اپنی اولاد کو بچاسکتے ہیں

جن کا تعلق رات کو دیر تک جاگنے سے ہے۔ اولاد کو مسجد سے جوڑنے کے لئے ایک بہت مؤثر ذریعہ انہیں جمعہ پر لانا ہے۔ بچوں کے سکول کے باوجود بھی ان کو جمعہ پر لانے کی اہمیت کا اندازہ حضرت خلیفہ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس اِنذار سے ہو سکتا ہے کہ والدین کے پاس دو راستے ہیں۔ یا تو بچوں کے دین کو اہمیت دیں ۔۔ یا پھر انکی دنیا کی تعلیم کو اہمیت دیں اور انکی روحانی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا فیصلہ کر لیں۔ کیونکہ جمعہ سے غافل بچوں کا۔ کوئی مستقبل نہیں ہے (خطبہ جمعہ یکم جنوری 1988ء)

ایسے والدین بھی ہیں جو سکول انتظامیہ سے رخصت لے کر اس بات کا اہتمام کرتے ہیں کہ ان کے بچے مہینہ میں کم از کم ایک دو بار جمعہ میں ضرور شامل ہو جائیں۔ اس کے لئے والدین جماعتی نظام سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔

وہ لوگ جو یہاں بیس تیس سالوں سے رہ رہے ہیں انہوں نے تو ایک نسل اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لی ہے وہ اپنے تجربہ کی بنا پر آپ کو بتا سکتے ہیں کہ جن والدین نے بچوں کو مسجد سے جوڑا آج ان کے بچے دنیا میں بھی کامیاب ہیں اور دین پر بھی قائم ہیں۔ اور جنہوں نے لاپرواہی کی ان کی اولادیں آج ان سے اور دین سے دور ہٹ گئی ہیں۔

امریکہ کے ایک سابق مقامی صدر جماعت نے خاکسار کو خود بتایا کہ آج سے قریباً بیس سال قبل جب وہ صدارت کی خدمات سرانجام دے رہے تھے تو چند والدین بڑی باقاعدگی کے ساتھ اپنے بچوں کو مسجد لاتے تھے اس طرح ان بچوں کی احمدی بچوں سے دوستیاں قائم ہوئیں اور وہ مسجد سے جڑ گئے ۔ آج ان میں سے کوئی ڈاکٹر ہے تو کوئی کسی اور شعبہ میں ترقی کر گیا ہے۔ یہی بچے آج جماعتی طور پر بھی احسن خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ ان کی جماعت میں سے ایسی مثالیں بھی ۔۔ ان کے ذہن میں ہیں۔ کہ جو بچے بظاہر بچپن میں تیز نظر آتے تھے اور توقع کی جاتی تھی کہ وہ بڑے ہو کر کامیاب ہونگے لیکن ان کے والدین نے انہیں مسجد لانے میں لاپرواہی کی ۔ آج وہ دنیوی لحاظ سے بھی مشکل حالات میں ہیں اور دین سے بھی دور ہو گئے ہیں۔

ایک مربی صاحب نے اپنی جماعت کے ایک گھرانے کا ذکر خاکسار سے کیا۔ یہ فیملی کچھ عرصہ قبل امریکہ منتقل ہوئی ہے۔ ان کے پاس شروع میں گاڑی کا انتظام نہیں تھا تو وہ کبھی احباب جماعت سے مدد لے کر اور کبھی ٹیکسی لے کر اپنے بچوں کو باقاعدگی سے مسجد لاتے رہے تا کہ انھیں نماز باجماعت کی عادت پڑے اور ان کا مسجد سے تعلق پیدا ہو۔

کامیابی کی چوتھی راہ: اپنی اولاد کے لئے نیک نمونہ بننا اور ان کے لئے دعاؤں میں لگے رہنا ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دین دار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 109۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

گھروں کے ماحول کا ہماری اولاد پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ ہمارے بچے ویسے ہی بنیں گے جیسے ہم خود ہیں بچے وہ کرتے ہیں جو وہ دیکھتے ہیں ۔ اگر ہمارے گھروں میں احمدیت ہو گی تو ہمارے بچے بھی احمدی رہیں گے اگر ہم خود نمازی ہیں، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ہیں، اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنے والے ہیں تو ہمارے بچوں کی بھی نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔

اپنی کوششوں کے ساتھ ساتھ دعاؤں میں لگا رہنا بھی ضروری ہے۔ قرآن کریم میں تربیت اولاد سے متعلق ایک جامع دعا بیان ہوئی ہے جس میں اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک مانگی گئی ہے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (سورۃ الفرقان:75)

اے ہمارے رب ہم کو اپنی بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

اس دعا کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے نہایت لطیف نکات اپنے 29 جون 1990ء کے خطبہ جمعہ میں بیان فرمائے ہیں۔ ایک نکتہ جو آپ نے بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ اگر والدین کو اپنے بچوں کے تقویٰ کے سوا کسی اور چیز میں آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوتی ہو اگر وہ آنکھوں کی ٹھنڈک ان کی دنیاوی ترقیات میں دیکھ رہے ہیں اور اگر وہ عبادت نہیں کرتے تو انہیں دکھ نہ ہوتا ہو اگر وہ نیکیاں اختیار نہیں کرتے تو انہیں تکلیف نہ ہو تو پھر ان کی یہ دعائیں بالکل کھوکھلی ہو جائیں گی۔ اگر ان کے اپنے اعمال اور اپنی نیتوں کے رُخ ان دعاؤں کے مخالف سمت چل رہے ہونگے تو یہ دعائیں قبول نہیں ہوں گی۔

فرمایا:

پس اپنی اولاد میں نیکی دیکھ کر خوش ہوا کریں اور دنیا کی ترقیات کو سرسری نظر سے دیکھا کریں ہو جائیں تو ٹھیک، نہ ہوں تو غم کی بات نہیں لیکن اگر نیکی نہ ہو تو غم میں گھل جانا اور ایسی تکلیف محسوس کرنا کہ اولاد دیکھ لے کہ ہمارے ماں باپ ناخوش ہو گئے ہیں اور تکلیف میں مبتلا ہو گئے ہیں یہ وہ جذبہ ہے جو حقیقت میں آپ کی دعاؤں کو طاقت دے گا۔

خاکسار خود اس بات کا گواہ ہے۔ امریکہ کے ہی ایک نوجوان نے مجھ سے براہ راست ذکر کیا کہ جب وہ ہائی سکول میں تھے تو وہ راہ سے بھٹک گئے اور دین سے بھی دور ہو گئے لیکن وہ دیکھتے تھے کہ ان کی والدہ مسلسل ان کے لئے درد مندانہ دعاؤں میں لگی رہتی تھیں اور یہ کہ ان کی والدہ کی دعائیں ان کی دنیوی کامیابیوں کے لئے نہیں تھیں بلکہ اس لئے کرتی تھیں کہ ان کے دل میں خدا کی محبت پیدا ہو اور وہ دینی لحاظ سے ترقی کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کی والدہ کے سجدوں کی کرب ناک گریہ وزاری نے ان کو ہلا کر رکھ دیا اور ان کے دل میں یہ احساس پیدا ہو گیا کہ جو خلا وہ اپنے اندر محسوس کرتے ہیں وہ خدا کی طرف آنے سے ہی پُر ہو سکتا ہے۔ آخر انہی مقبول دعاؤں نے ان کی کایا پلٹ دی۔ وہ کہتے ہیں اب ان کا دل خدا اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے پر سکون ہے۔ اب وہ جماعتی خدمات بھی بجا لا رہے ہیں اور دینی لحاظ سے بھی ترقی کر رہے ہیں۔ الحمدللہ۔

ایک اور نکتہ بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفہ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ وہ والدین جو ایک دوسرے سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتے ہیں ان کی اولادیں ہمیشہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنتی ہیں۔

یعنی وہ ماں باپ جو ایک دوسرے سے سچا پیار کرنے والے ہیں، ایک دوسرے کا ادب کرنے والے ہیں، ایک دوسرے سے اخلاق سے پیش آنے والے ہیں، ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھنے والے ہیں انہیں کی اولادیں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں گی۔ اس طرح والدین کی تربیت میں یکجہتی پائی جائے گی اور ایک ہی مزاج کے ساتھ گھر کے پاکیزہ ماحول میں بچے پرورش پائیں گے۔

تربیت اولاد ماں اور باپ دونوں کی ذمہ داری ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ یہاں نئے آنے والوں میں سے بعض مرد کام کی وجہ سے کئی کئی دن گھر سے باہر رہتے ہیں اس سے میاں بیوی کے تعلقات بھی خراب ہوتے ہیں اور اولاد پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہماری مجبوری ہے قرضوں کا بوجھ ہے اور دیگر مسائل ہیں لیکن ذرا سوچئے اگر پیسے کماتے کماتے گھر کا سکون برباد ہو جائے اور اولاد ہاتھ سے نکل جائے تو کیا یہ گھاٹے کا سودا نہیں؟ یہاں بہت سی ایسی مثالیں بھی موجود ہیں جہاں لوگوں نے کم پیسے والے کاموں کو صرف اس لئے اختیار کیا تا کہ گھر میں زیادہ وقت دے سکیں اور اولاد کی صحیح تربیت کر سکیں۔

ہم نے پہلے خود اپنی اصلاح کرنی ہے اور اپنے نمونے بچوں کے سامنے قائم کرنے ہیں اور پھر ان کے لئے دعاؤں میں لگے رہنا ہے۔ اسی کی طرف وَ جَعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا میں اشارہ ہے۔

کامیابی کی پانچویں راہ: اپنی اولاد کو آنحضرتؐ کی سیرت کی پیروی میں اعلیٰ اخلاق سکھانا ہے

نوجوان نسل میں یہ عام رجحان ہے کہ وہ دنیوی طور پر مشہور اور کامیاب شخصیات کی تقلید کرتے ہیں وہ ان شخصیات کو مثالی سمجھ کر ان سے متأثر ہوتے ہیں انہیں کی طرح لگنا چاہتے ہیں انہیں کی عادات کو اپناتے ہیں اور اس تقلید کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جیسے وہ شخصیات کامیاب سمجھی جاتی ہیں ویسے ہی ہم بھی کامیاب متصوّر ہوں اور لوگ ہمیں پسند کریں۔

ہم اپنی اولاد کو بچپن سے ہی یہ بتائیں کہ ہمارے لئے مثالی وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قران کریم میں فرماتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۔ آپ کی سیرت اور آپ کا اسوہ ہی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ جو اعلیٰ اخلاق آپؐ نے دنیا میں قائم کئے ہیں انہی کی پیروی کرنے سے ہمیں کامیابیاں ملیں گی۔ ہم اپنی اولاد کو بتائیں کہ ہمیں کسی دنیوی شخصیت کی تقلید کی ضرورت نہیں ہمارے ہادیٔ کامل ﷺ کی سنت میں زندگی کے ہر پہلو کے لئے راہنمائی موجود ہے۔ ہم اپنے بچوں کو آنحضرت ﷺ کی سیرت کے واقعات سنائیں اور چھوٹی عمر سے ہی ان کو درود شریف کی عادت ڈالیں۔ اس طرح ان کو آنحضرت ﷺ کی سیرت سے واقفیت پیدا ہو گی اور ان کے دل میں آپؐ سے محبت بڑھے گی۔

اس معاشرہ میں رہتے ہوئے ہمارا واسطہ غیروں سے پڑتا ہے۔ باہمی تعلقات میں اخلاق ہی انسان کا تعارف ہوتے ہیں۔ ہم اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ سکولوں میں، کام پر، ہمسایوں کے سامنے ہمارے بچے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ ہم ان کے دل میں یہ احساس پیدا کریں کہ اگر ہمارے اخلاق غیروں کے مقابلے پر کمزور ہوں گے تو ہم کبھی بھی انہیں اپنی طرف نہیں کھینچ سکتے۔

روایات میں آتا ہے کہ آپؐ کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی تھی جب کسی کی طرف رُخ پھیرتے تو پورا رُخ پھیرتے اور سلام میں پہل فرماتے۔ اب بظاہر یہ عام سی باتیں ہیں لیکن ہم بچپن سے ہی اپنی اولاد کو اس کی عادت ڈال سکتے ہیں۔ اپنے ہوں یا غیر وہ سلام میں پہل کریں پورا رُخ ان کی طرف پھیر کر توجہ سے بات سنیں اور مسکرا کر جواب دیں۔ یہ ایک چھوٹے سے خُلق کی مثال ہے جو ہم آنحضرتؐ کی سیرت کی پیروی میں عام میل جول کے معاملات میں اپنے بچوں کو سکھا سکتے ہیں۔ اسی طرح زندگی کے ہر چھوٹے اور بڑے پہلو میں خود بھی آنحضرت ﷺ کی سیرت کی پیروی کی کوشش کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس راہ پر چلائیں۔

ہم اپنی اولاد کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس نصیحت کی طرف توجہ دلائیں کہ ہم میں سے ہر

ایک اپنے دائرہ میں ایک چھوٹا محمد بننے کی کوشش کرے۔ جب ہمارے کردار اور ہمارے اخلاق میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی جھلک پیدا ہو جائے گی تو ہم چلتی پھرتی تبلیغ ہو جائیں گے جس کا اثر غیروں پر بھی پڑے گا اور اس طرح ہم انہیں اسلام کے قریب لا سکتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہماری نسلیں غیروں سے متأثر ہو کر ان کی تقلید کریں غیر ہم سے متأثر ہو کر راہنمائی حاصل کریں۔ ہم اپنے بچوں میں کسی قسم کا احساس کمتری نہ آنے دیں اور یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم ان میں یہ احساس پیدا کریں کہ اخلاقی برتری میں ہی اصل کامیابی ہے۔ اور انہیں بتائیں کہ ہمارے ہادی کامل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی سے ہی ہم یہ برتری حاصل کر سکتے ہیں۔ سب نعمتیں آنحضرت ﷺ کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔

معزز سامعین! یہ چند کامیابی کی راہیں ہیں جو خاکسار نے آپ کے سامنے پیش کیں۔ ہم نے اپنا ہاتھ حضرت مسیحِ آخر الزماں کے ہاتھ میں دیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی پیروی میں اس زمانے کی امامت پر مامور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ ہے کہ وہ آپؑ کے متبعین کو قیامت تک غیروں پر غالب رکھے گا اور انہیں کامیابیوں سے ہمکنار کرے گا۔ اگر ہم دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں پوری وفا کے ساتھ کوشش کرتے ہوئے اس روحانی تعلق کو قائم رکھنا ہو گا اور اپنی اولاد کو بھی اس تعلق سے وابستہ رکھنا ہو گا جو ہم نے حضرت مسیح موعودؑ سے باندھا ہے۔ اور آپ کے بعد اب جبکہ خلافت کا نظام قائم ہے تو ہم نے اسی وفا کا تعلق اب خلیفۂ وقت سے قائم رکھنا ہے۔ ہم نے خود بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور احکامات پر عمل کرنا ہے اور اپنی اولاد کو بھی اس پر کاربند کرنا ہے۔

اس طرح ہم اپنی امانت کی نگرانی کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں گے اور اپنے عہد بیعت کو بھی پورا کرنے والے ہوں گے۔ یہی حقیقی کامیابی ہے۔

خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دعائیہ الفاظ پر اپنی گزراشات کو ختم کرتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

بچوں کی تربیت میں مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہوئے، ایک دوسرے کے لئے دعا کرتے ہوئے اگلی نسل کی تربیت میں بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ مرد یا عورت جو بھی اپنے فرض کو ادا نہیں کرے گا وہ اپنے عہد کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس زمانے کے امام کے ساتھ سچا اور حقیقی وفا اور اطاعت کا تعلق پیدا ہو اور ہم آپ کی توقعات اور تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں۔ اور ہماری ایک کے بعد دوسری نسل توحید کے قیام اور عبادتوں کے معیار قائم کرنے کی بھرپور کوشش کرتی چلی جائے۔ (خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2010ء)

ذوات الخمار پر مذہبِ اسلام کا عظیم الشان احسان

زیورِ تعلیم سے آراستگی

امۃ الباری ناصر

سب انبیائے کرام کو خدائے رحمان نے خود تعلیم دے کر انسانوں کی تعلیم و تربیت کا کام سونپا۔

تخلیقِ آدم کے ساتھ ہی تعلیمِ آدم کا سلسلہ جاری ہوا

وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا (البقرہ:32)

اور اس نے آدم کو تمام نام سکھائے۔ فخر الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے کلام الٰہی کا آغاز فرمایا تو پہلا لفظ ہی اقراء (پڑھ) تھا۔

پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو ایک چمٹ جانے والے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب سب سے زیادہ معزز ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سکھایا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (العلق)

پھر علم حاصل کرنے اور اس میں اضافہ کرتے رہنے کے لیے دعا کرتے رہنے کا ارشاد فرمایا: قُلْ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

یہ دعا مانگتے رہو کہ اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما۔ (طٰہٰ:115)

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے توسط سے یہ حکم سب کے لیے ہے۔ آپؐ الٰہی احکامات پر سب سے زیادہ صدق سے عمل فرماتے تھے۔ آپؐ نے علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض قرار دیا۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ (المعجم الاوسط)

اوامر و نواہی کے احکام میں بالعموم صیغہ مذکر استعمال ہوتا ہے جس میں مرد و زن دونوں شامل ہوتے ہیں۔ اس حدیث میں خاص طور پر 'مسلمان عورت' کا الگ سے ذکر فرمایا گیا ہے۔ جس سے عورتوں کو خاص طور پر تاکید کی گئی ہے۔

آنحضور ﷺ نے عورتوں کی تعلیم و تربیت پر

خصوصی توجہ دی۔اور توجہ دینے کی ہدایت فرمائی۔زمانہ جاہلیت میں طبقۂ اناث کو کم تر مخلوق سمجھا جاتا تھا۔اسلامی نظام میں ایک نیا معاشرہ تشکیل پا رہا تھا اس میں تعلیم یافتہ عورت کے اہم کردار کا ادراک آپ ﷺ سے بڑھ کر کس کو ہو سکتا تھا۔چنانچہ اس کے لیے آپ ﷺ نے عملی کوشش کی۔

بھیج درود اس محسنؐ پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمدؐ مصطفٰی نبیوں کا سردار

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک دن مقرر کیا ہوا تھا۔حدیثِ مبارکہ ہے:

"ایک مرتبہ عورتوں نے آپؐ سے عرض کیا مرد ہم سے فوقیت لے گئے ہیں (زیادہ استفادہ کرسکتے ہیں) ہمارے لیے کوئی خاص دن مقرر فرمادیں۔آپؐ نے ان سے ایک دن مقرر کرلیا اور انہیں شرع کے احکام بتاتے اور ان کے سوالات کے جواب دیتے)" (صحیح بخاری کتاب العلم باب 12)

اللہ پاک نے ان طالبات علم کو ارشاد فرمایا:

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ(الاحزاب:35)

اور یاد رکھو اللہ کی آیات اور حکمت کو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے۔

اس طرح اس نعمت کا شکر ادا کرو جو نبیؐ کے گھر میں نبیؐ کی تربیت میں رہنے کے نتیجے میں سعادت پائی ہے۔

بالعموم عورتوں کو مرد کے مقابلے میں ناقص العقل یعنی ذہنی صلاحیتوں میں کم تر سمجھا جاتا تھا۔آپ ﷺ کی تعلیم سے یہ تاثر دور ہوا اور ثابت ہوا کہ اگر عورتوں کی استعدادوں کو ابھارا جائے تو وہ بعض لحاظ سے مردوں پر بھی غالب آجاتی ہیں۔امہات المومنینؓ میں اس تعلیم و تربیت کا اثر نمایاں نظر آتا ہے۔اس کی پہلی مثال حضرت عائشہؓ ہیں جو آپؐ سے براہِ راست علم حاصل کرکے آگے اُمت کی معلمہ بنیں۔آپؐ کو ان کی صلاحیتوں پر بڑا بھروسا تھا۔

كَانَتْ عَائِشَةُ افقهَ النّاسِ وَاَعْلَمَ النّاسِ وَاَحسنَ النّاسِ رايا فِى العامةِ (الاصابہ۔حضرت عائشہؓ)

یعنی حضرت عائشہؓ لوگوں میں سب سے زیادہ دینی فہم رکھنے والی، سب سے زیادہ علم کی مالک اور روز مرہ کے امور میں سب سے اچھی رائے دینے والی تھیں۔

اور حضرت عائشہؓ کے علم کی دوسری عورتوں کے علم پر فضیلت کے بارے میں فرمایا:

"اگر امت کی عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو عائشہؓ کا علم ان تمام عورتوں سے بڑھ جائے "(مَجْمَعُ الزوائد،كتاب المناقب،باب جامع فيما بقى من فضلها،9/289،حدیث:15318)

آپؓ کے علم و فضل اور تفقہ فی الدین کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے صحابہؓ بھی آپؓ کی طرف رجوع کرتے۔آپؓ سے فیض حاصل کرتے اور آپؓ سے فتویٰ پوچھتے۔حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد صحابہؓ کو کوئی مشکل ایسی پیش نہیں آئی کہ اس کا حل حضرت عائشہؓ کے پاس نہ مل گیا ہو۔(ترمذی ابواب المناقب باب فضل عائشہؓ)

حضرت عائشہ بنت طلحہؓ کی روایت ہے کہ لوگ حضرت عائشہؓ سے خط لکھ کر بھی سوالات پوچھتے تھے جن کے جواب وہ ان سے لکھواتی تھیں۔(بخاری۔ادب المفرد 382:1)

حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں:

"میں نے عائشہؓ سے بڑھ کر علم قرآن رکھنے والا۔حلال حرام کا عالم۔علمِ فقہ۔شعر و ادب۔طب کا ماہر۔تاریخ عرب اور علم الانساب کا عالم کوئی نہیں دیکھا۔"(زرقانی ذکر الازواج۔حضرت عائشہؓ)

حضرت عائشہؓ سے 2102/احادیث مروی ہیں تعداد کے لحاظ سے احادیث روایت کرنے والوں میں آپؓ کا چوتھا نمبر ہے پہلے تین مرد راوی ہیں۔

فرمایا: نصف دین عائشہؓ سے سیکھو

حضرت عائشہؓ کے فہم قرآن کی مثال نہیں۔علم دین کے بہت سے مسائل آپؓ کے آنحضور ﷺ سے استفسار کرنے سے واضح ہوئے۔خاص طور پر عورتوں کے روزمرہ کے مسائل پر آپؓ کی رائے کو سب پر فضیلت حاصل ہے۔فصاحت و بلاغت میں بھی کمال حاصل تھا۔سب سے حسین مثال آپؓ کا اس سوال کا جواب ہے جب آپؓ سے پوچھا گیا کیا آپ آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے بارے میں کچھ بتا سکتی ہیں۔اس کا جواب آپؓ نے صرف ایک جملے سے دیا

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن

(الجزء الاول فی کتاب الطبقات الکبیر القسم الثانی ص 89)

محمد ﷺ اور قرآن ایک سیپ کے دو موتی ہیں۔ایک ہی چیز کے دو نام۔ایک کو دیکھو یا دوسرے کو ایک ہی تصویر نظر آئے گی۔کیا خوب صورت جواب ہے صرف وہی یہ بات کہہ سکتا ہے جو دونوں کو باریک نظر سے بہ تمام و کمال جان چکا ہو پہچان چکا ہو۔سیرت و سوانح کی ساری کتب ایک طرف اور یہ ایک جملہ ایک طرف رکھیں تو یہ آپ ﷺ کی تصویر کشی میں سب پر بھاری ہے۔

آنحضور ﷺ کی قوت قدسیہ اور تعلیم و تربیت سے محترم امہات المومنینؓ اور بعض دوسری خواتین قرآن پاک کے پیغام کی گہری فہم و فراست رکھتی تھیں۔

ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ ایک صحابیہ شفا بنت عبد اللہؓ سے لکھنا پڑھنا سیکھ رہی تھیں (ابو داؤد كتاب الطب ما جاء فى الرقى)۔آنحضور ﷺ سے شادی ہوئی تو آپ ﷺ نے تعلیم جاری رکھنا پسند فرمایا بلکہ شفا سے فرمایا:

"انہیں تحریر و خط کی باریکی اور صفائی اور نوک پلک بھی اسی طرح سکھا دو جس طرح انہیں لکھنا سکھایا ہے"

(اسلام اور تربیت اولاد جلد 1 صفحہ 285)

حضرت حفصہؓ نزولِ وحی کے وقت بعض آیات لکھ لیتی تھیں۔یہ اعزاز بھی آپؓ کو حاصل ہے کہ آنحضرت ﷺ جو قرآن پاک لکھوایا کرتے تھے اس کی تختیاں آپؓ کے پاس رکھوا دی جاتیں جو آپؓ بہت حفاظت اور پیار سے رکھتیں اور ساتھ ساتھ حفظ کر لیتیں۔(فتح الباری جلد 9 صفحہ 747)

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ بھی پڑھنا جانتی تھیں۔مسلمان عورتوں کی تعلیم و تربیت کا شوق رکھتی تھیں۔آپؓ سے 349 احادیث مروی ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی زوجہ صنعت و حرفت

سے واقف تھیں ۔ سامان تیار کر کے فروخت کرتی تھیں ۔ آنحضور ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں اس طرح کما کر شوہر کا اور بچوں کا خرچ چلا سکتی ہوں؟ آپؐ نے فرمایا 'تمہیں اس کا اجر ملے گا'۔ (طبقات ابن سعد 212-8)

یعنی ہنر مند عورت کا اپنے ہنر سے کمانا اور گھر کا خرچ چلانا آپؐ نے باعث ثواب قرار دیا۔

خواتین کو تعلیم دینا باعثِ ثواب

امام ترمذی اور ابو داؤد روایت کرتے ہیں حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"جس کی تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو لڑکیاں اور دو بہنیں ہوں اور وہ انہیں ادب سکھائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کی شادی کر دے تو ان کے لیے جنت ہے"۔

حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

"جس کی ایک بیٹی ہو اور اس نے اسے اچھا ادب سکھلایا اور اچھی تعلیم دی اور اس پر ان انعامات کو وسیع کیا جو کہ اللہ نے اس کو دیے تو وہ بیٹی اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ اور پردہ بنے گی"۔ (طبرانی۔ المعجم الکبیر 197:10)

"جس شخص کے پاس لونڈی ہو اور وہ اسے تعلیم دے اور اچھی طرح سے پڑھائے اور ادب سکھائے اور خوب اچھی طرح سے ادب سکھائے اور پھر اسے آزاد کر کے شادی کر دے تو اسے دو اجر ملیں گے"۔ (احمد بن حنبل 414:4)

تین بیٹیاں۔ دو بیٹیاں۔ ایک بیٹی حتیٰ کہ لونڈی کی اچھی تعلیم و تربیت پر جنت کی بشارتیں خواتین میں تعلیم کی اہمیت بخوبی اجاگر کرتی ہیں۔

اسلام کا انحطاط کا دور اور عورتوں کی تعلیم

اسلام میں انحطاط کے طویل دور میں تعلیم بھی متاثر ہوئی۔ خاص طور پر عورتوں میں تعلیم کی شرح میں مردوں کی نسبت کمی کا مسئلہ پرانا ہے۔ ڈیڑھ دو صدیاں پہلے برصغیر میں مسلم خواتین کی شرح خواندگی بہت کم تھی۔ اسلام کی اصل تعلیم بھلادی گئی تھی۔ معاشرے پر مردوں کی اجارہ داری تھی پردے کی پابندی میں بھی ناروا سختی کی جاتی۔ جس کی وجہ سے دیہی علاقوں میں برائے نام اور شہری علاقوں میں معمولی تعلیم کا بھی رواج کم ہو گیا۔ اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں مخلوط نظام تعلیم کی وجہ سے عورتوں کا داخلہ محدود رہا۔ ایسے تعلیمی اداروں میں داخل کرنے میں اس لیے بھی تامل ہوتا کہ ان میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کو بالعموم آزاد خیال سمجھا جاتا حتیٰ کہ ان کی پاکیزگی پر بھی شک کیا جاتا۔ ان سے شادیاں کرنے میں تذبذب ہوتا۔ بزرگوں کو ڈر ہوتا کہ کوئی بدنامی نہ گلے پڑے اس لیے واجبی سی تعلیم کافی سمجھی جاتی۔ پڑھانا اس لیے بھی غیر ضروری تھا کہ عورتوں کے نوکری کرنے کا رواج نہیں تھا۔ مرد کماتے تھے اس لیے وہ تعلیم حاصل کرتے تھے ۔ اس طرح کے معاشرتی بندھنوں میں اسیر خواتین کو قرآن پاک بھی صرف ناظرہ پڑھا دیا جاتا۔ ترجمہ ضروری نہ سمجھا جاتا ۔ اس طرح کی محدود تعلیم سے تعلیم کا حقیقی مقصد پورا نہیں ہوتا تھا۔

خواتین کی تعلیم کے بارے میں بعض نظریات

کی تم نے اس دارالمحن میں جس تحمل سے گزر
زیبا ہے گر کہیے تمہیں فخر بنی نوع بشر
جب تک جیو تم علم و دانش سے رہو محروم یاں
آئیں تھیں جیسے بے خبر ویسی ہی جاؤ بے خبر
جو علم مردوں کے لیے سمجھا گیا آبِ حیات
ٹھہرا تمہارے حق میں وہ زہر ہلاہل سر بسر
آتا ہے وقت انصاف کا نزدیک ہے یوم الحساب
دنیا کو دینا ہو گا ان حق تلفیوں کا واں جواب

(چپ کی داد صفحہ 11۔ 12 از الطاف حسین حالی۔ (1837-1914)

سرسید احمد خان (1817۔ 1898)اظہار خیال کرتے ہیں:

"عورتوں کی تعلیم نیک اخلاق، نیک خصلت، خانہ داری کے امور، بزرگوں کا ادب، خاوند کی محبت، بچوں کی پرورش، مذہبی عقائد کا جاننا ہونی چاہیے میں اس کا حامی ہوں۔ اس کے سوا اَور کسی تعلیم سے میں بیزار ہوں"

(فکر سرسید از ضیاء الدین لاہوری ص211)

"میری یہ خواہش نہیں ہے کہ تم ان مقدس کتابوں کے بدلے جو تمہاری دادیاں اور نانیاں پڑھتی آئی ہیں اس زمانے کی مروجہ نامبارک کتابوں کا پڑھنا اختیار کرو جو اس زمانے میں پھیلتی جاتی ہیں ۔ سچی تعلیم نہایت عمدگی سے دادیاں نانیاں پڑھتی تھیں جیسی وہ اس زمانہ میں مفید تھیں ویسی اس زمانہ میں بھی مفید ہیں"

(فکر سرسید از ضیاء الدین لاہوری ص210)

تعلیم عورتوں کی ضروری تو ہے مگر
خاتون خانہ ہوں وہ سبھا کی پری نہ ہوں

(اکبر الہ آبادی1846-1921)

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو اربابِ نظر موت
بیگانہ رہے دیں سے اگر مدرسۂ زن
ہے عشق و محبت کے لیے علم و ہنر موت
نے پردہ نہ تعلیم نئی ہو کہ پرانی
نسوانیتِ زن کا نگہباں ہے فقط مرد
جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد
لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی
قوم نے ڈھونڈ لی فلاح کی راہ
روشِ مغربی ہے مدنظر
وضعِ مشرق کو جانتے ہیں گناہ

شاعر مشرق علامہ اقبال(1877-1938)

تعلیم کا مقصد خشیتِ الٰہی اور تعلق باللہ

علم کیا ہے؟ علم کا مقصد کیا ہے؟ علم کا حاصل کیا ہے؟ عالم کسے کہتے ہیں؟ ان سوالات کے جوابات میں مختلف نظریات مختلف وقتوں میں سامنے آتے رہے۔ جو نتائج کے تناسب سے نظریات کو پرکھ کر غلط یا قابل اصلاح قرار دے کر بدل دیے جاتے ہیں۔ جب منزل کا تعین نہ ہو اور سفر کا مقصد معلوم نہ ہو تو سفر طویل کٹھن اور لاحاصل ہو جاتا ہے ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خدائے رحمان کے کلام پاک کی روشنی میں علم کی تعریف اور اس کا مقصد بیان فرمایا اور خود مجاہدانہ سرفروشی کے ساتھ علم کی چوٹیاں سر کیں اور اس میدان میں اپنے متبعین بلکہ ساری انسانیت

کی رہنمائی فرمائی۔ تعلیم کی مردوں اور عورتوں کے لیے برابر کی اہمیت بیان فرمائی۔ تعلیم کے حصول کے لیے تدریجی لائحہ عمل دیا اور اس کے صحیح خطوط پر فروغ کے لیے عملی اقدامات کیے۔ گویا بنیاد رکھ دی اسی بنیاد پر آپؑ کے بعد خلفائے کرام عمارت بلند کر رہے ہیں اور جماعت کے مرد و زن تعلیمی ترقی کے معیاروں کو بلند تر کرتے جا رہے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام علم کی تعریف اور اہمیت بیان فرماتے ہیں:

”علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ (اور اس سے۔۔۔ ناقل) خشیتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا (الفاطر:29)

اگر علم سے اللہ تعالیٰ کی خشیت میں ترقی نہیں ہوتی تو یاد رکھو وہ علم ترقی کا ذریعہ نہیں“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 195 جدید ایڈیشن)

”علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو اور کسی اہلِ دل اور آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا سے فائدہ اٹھایا جاوے(“ملفوظات جلد 1 صفحہ 59)

آپؑ نے سکھایا کہ علم اللہ تعالیٰ کے احسان سے نصیب ہوتا ہے اس لیے اس سے دعائیں مانگتے رہو:

اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

(تذکرہ۔ صفحہ 389)

اے میرے رب مجھے وہ کچھ سکھا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔(تذکرہ۔ صفحہ 653)

اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

(تذکرہ۔ صفحہ 721)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ علوم جدیدہ کے حصول کے حامی تھے فرماتے ہیں:

”میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لیے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے۔ اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفے کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لیے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لیے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفے سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے“۔(ملفوظات جلد اول صفحہ 43 جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ تعلیم نسواں کے حامی تھے فرماتے ہیں:

”آج کل کی تعلیم نے مردوں پر مذہب کے لحاظ سے اچھا اثر نہیں کیا تو پھر عورتوں پر کیا توقع ہے۔ ہم تعلیم نسواں کے مخالف نہیں ہیں بلکہ ہم نے تو ایک سکول بھی کھول رکھا ہے مگر یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ پہلے دین کا قلعہ محفوظ کیا جائے تا بیرونی باطل اثرات سے محفوظ رہیں۔ اللہ پاک ہر ایک کو سواء السبیل، توبہ، تقویٰ اور طہارت کی توفیق دے “۔(ملفوظات جلد 5 صفحہ 637)

آپؑ کی نظر میں تعلیم کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد پر درج ذیل اقتباس سے روشنی پڑتی ہے۔ 15 ستمبر 1897ء کو پہلے اسلامی سکول کے تعارف کے لیے اشتہار میں تحریر فرمایا:

”اگرچہ ہم دن رات اسی کام میں لگے ہوئے ہیں کہ لوگ اس سچے موعود پر ایمان لاویں جس پر ایمان لانے سے نور ملتا ہے اور نجات حاصل ہوتی ہے لیکن اس مقصد تک پہنچانے کے لیے علاوہ ان طریقوں کے جو استعمال کیے جاتے ہیں۔ ایک اَور طریق بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے ان کو پتہ لگے کہ اسلام کیا شے ہے اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے... میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ایسی کتابیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے میں تالیف کروں گا بچوں کو پڑھائی گئیں تو اسلام کی خوبی آفتاب کی طرح چمک اٹھے گی... میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعہ سے اسلامی روشنی کو ملک میں پھیلاؤں اور جس طریق سے میں اس خدمت کو سرانجام دوں گا میرے نزدیک دوسروں سے یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس طوفان ضلالت میں اسلامی ذریت کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچانے کے لیے اس ارادہ میں میری مدد کرے سو میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بالفعل قادیان میں ایک مڈل سکول قائم کیا جائے“۔

احمدی بچوں کو اسلام کی اصل تعلیم سے روشناس کرنے کے لیے 3/ جنوری 1898ء کو مدرسہ کا افتتاح ہوا۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 3)

اس وقت قادیان میں صرف دو سکول تھے ایک آریہ سکول تھا دوسرا سرکاری تھا جو پرائمری تک تھا۔ اس کا ہیڈ ماسٹر ایک آریہ تھا۔ ان سکولوں کی موجودگی میں ایک نیا اسلامی سکول کھولنے کا محرک ایک چھوٹا سا واقعہ بنا۔ اس سرکاری سکول میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ بھی پڑھتے تھے ایک دن گھر سے کھانا آیا جس میں کلیجی کا سالن تھا۔ ایک طالب علم نے حیرانی سے اپنی انگلی دانتوں میں دبالی اور کہا یہ تو ماس(گوشت) ہے جس کا کھانا حرام ہے۔ یہ بات اسلامی تعلیم کے خلاف تھی۔ ایسی باتوں کے منفی اثرات سے بچنے کے لیے اپنا مدرسہ کھولنا ضروری ہو گیا۔

اس وقت خواتین کی تعلیمی حالت بہت کمزور تھی

حضرت اقدسؑ کی بیعت کرنے والے احباب بالعموم عام مسلمانوں میں سے آئے تھے جو تعلیم میں کوئی قابل رشک مقام نہیں رکھتے تھے۔ عورتیں مردوں سے بھی پیچھے تھیں۔ حضرت یعقوب علی عرفانی کبیر صاحبؓ نے اس وقت کا نقشہ کھینچتے ہیں:

”گذشتہ صدی ہندوستان پر ہر لحاظ سے جہالت کی صدی تھی۔ عورتوں کے ساتھ ہندوستان میں سلوک کرنا ایک جرم سمجھا جاتا تھا اچھا مرد وہ سمجھا جاتا تھا جو گھر میں جب داخل ہو تو چہرے پر شکن ڈال لے اور ڈانٹ ڈپٹ، گالی گلوچ اور عند الضرورت مار پیٹ کرتا رہے... عورتیں صاف ستھری نہ رہ سکتی تھیں۔ ان کو تعلیم نہ دی جاتی تھی اور انہیں پاؤں کی جوتی سمجھا جاتا تھا۔ اس طرح عورت جو دنیا کی نصف آبادی ہے وہ ذلیل اور مقہور ہو رہی تھی۔ بلکہ عربوں

کے زمانہ جاہلیت کے بہت سے اطوار اس زمانہ میں واپس آ چکے تھے۔چونکہ انبیاء کی آمد کی ایک غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ ہر مظلوم کی حمایت کریں اور ہر اس کا حق دلائیں جو اپنے حق سے محروم کر دیا گیا ہو۔اس لیے ضروری تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد (جو دراصل رسول کریم ﷺ کی ہی بعثتِ ثانیہ تھی)عورتوں کے لیے بھی باعثِ رحمت ہوئی اور ان کو حقوق دلانے کا باعث ہوئی"۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ ص219)

خواتین کی تعلیمی کمزوری کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے تحریر فرمایا:

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ نے فیصلہ کیا کہ آپؑ عورتوں میں تقریر فرمایا کریں گے...حضرت مسیح موعودؑ عام طور پر وفات مسیح پر تقریر فرمایا کرتے تھے چنانچہ آپؑ نے عورتوں میں چند تقریریں کیں۔ ایک دن آپؑ نے اس عورت سے پوچھا کہ بتاؤ میں نے اپنی تقریروں میں کیا کچھ بتایا ہے؟اس نے کہا آپؑ نے خدا اور رسول کی باتیں بیان کی ہوں گی اور کیا بیان ہو گا"۔

(خطبات محمود جلد نمبر39۔1958ء صفحہ 300)

سیرت المہدی میں لکھا ہے:

"حضرت مسیح موعودؑ بیشتر عورتوں کو یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ نماز باقاعدہ پڑھیں قرآن شریف کا ترجمہ سیکھیں اور خاوندوں کے حقوق ادا کریں جب کبھی کوئی عورت بیعت کرتی تو آپؑ عموماً یہ پوچھا کرتے تھے کہ تم قرآن شریف پڑھی ہوئی ہو یا نہیں۔اگر وہ نہ پڑھی ہوئی ہوتی تو نصیحت فرماتے کہ قرآن شریف پڑھنا سیکھو۔اور اگر صرف ناظرہ پڑھی ہوتی تو فرماتے کہ ترجمہ بھی سیکھو تاکہ قرآن شریف کے احکام سے اطلاع ہو"۔

(سیرت المہدی ص759)

عورتوں کو تعلیم کی خواہش کا اظہار فرماتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:

"میں نے ارادہ کیا تھا کہ عورتوں کے لیے ایک قصہ کے پیرایہ میں سوال وجواب کے طور پر سارے مسائل آسان عبارت میں بیان کیے جاویں مگر مجھے اس قدر فرصت نہیں ہو سکتی کوئی اَور صاحب اگر لکھیں تو عورتوں کو فائدہ پہنچ جاوے" (ملفوظات جلد دوم ص369)

آپؑ عورتوں کی تعلیم وتربیت کی جو خواہش رکھتے تھے اس کی تکمیل کی ایک صورت اس طرح نکلی کہ ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحبؓ کی اہلیہ صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ مرد تو آپؑ کی تقریر اور وعظ سنتے ہیں مستورات اس فیض سے محروم ہیں۔ہم پر بھی کچھ مرحمت ہونی چاہیے ۔ حضورؑ بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے:

"جو سچے طلب گار ہیں ان کی خدمت کے لیے ہم ہمیشہ ہی تیار ہیں۔ہمارا یہی کام ہے کہ ہم ان کی خدمت کریں"۔

حضورؑ نے روزانہ عورتوں میں درس اور وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع فرمادیا۔ پھر آپؑ کے ارشاد پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ درس دینے لگے۔ یہ سلسلہ مستقل جاری ہوگیا۔(خلاصہ از سیرت المہدی ص777)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ نے اپنی بچی کے قرآن پاک حفظ کرنے کی خوش خبری بھیجی تو آپؑ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا:

"آپ کے مخلصانہ کلمات سے بے شک خوشبو بلکہ جوش راست گفتاری محسوس ہوتا ہے۔ جزاکم اللہ خیراً ۔ آمین ثم آمین۔ آپ کی دختر صالحہ کے لیے بھی دعا کی گئی ہے ۔قران شریف کا حفظ کرنا یہ آپ ہی کی برکات کا ثمرہ ہے۔ ہمارے ملک کی مستورات میں یہ فعل شاید کرامت تصور کیا جاوے گا ۔ کیا خوش نصیب والدین ہیں"۔(11 مارچ 1886ء)(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 12)

حضرت اقدسؑ نے 1899ء میں حضرت مرزا محمود صاحب آف پٹی کو دست مبارک سے ایک مکتوب تحریر فرمایا جس سے آپؑ کے عورتوں میں علمی استعداد کی خواہش کا علم ہوتا ہے۔

"مجھے اپنی اولاد کے لیے یہ خیال ہے کہ ان کی شادیاں ایسی لڑکیوں سے ہوں کہ انہوں نے دینی علوم اور کسی قدر عربی اور فارسی اور انگریزی میں تعلیم پائی ہو اور بڑے گھروں میں انتظام کرنے کے لیے عقل اور دماغ رکھتی ہوں سو یہ سب باتیں کہ علاوہ اور خوبیوں کے۔

"یہ خوبی بھی ہو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں پنجاب کے شریف خاندانوں میں لڑکیوں کی تعلیم کی طرف اس قدر توجہ کم ہے کہ وہ بے چاریاں وحشیوں کی طرح نشوونما پاتی ہیں"۔(سیرت المہدی حصہ اول ص19)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر احمدؓ کے نکاح کی تحریک کے لیے حضرت مولوی غلام حسن صاحبؓ پشاوری کو 24/اپریل 1902ء کو ایک مکتوب میں تحریر فرمایا جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خواتین کی کم سے کم کتنی اور کیسی کیسی تعلیم آپؑ ضروری سمجھتے تھے:

"ہمارے خاندان کے طریق کے موافق آپ لڑکی کو ضروریات علم دین سے مطلع فرماویں اور اس قدر علم ہو کہ قرآن شریف باترجمہ پڑھ لے۔ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج کے مسائل سے باخبر ہو نیز بآسانی خط لکھ سکے اور پڑھ سکے"۔

جماعت احمدیہ کی ماں کا اعلی ذوقِ علمی

خاندان مسیح موعود علیہ السلام میں علم وادب کے اعلیٰ ذوق کی چھاپ میں خانوادۂ میر درد کی چشم وچراغ ام المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کا گہرا اثر ہے ۔آپؓ کی آغوش میں پلنے والی مبارک اولاد نے علم کے میدان میں جو قابل رشک بے مثال بلندیاں حاصل کیں ان کی کوئی مثال نہیں۔نہ صرف صاحبزادے بلکہ صاحبزادیاں بھی تعلیم وتربیت کے ہمالہ ہیں۔اللہ پاک نے اس خدیجہ کو غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔

آپ کی اپنی تعلیم کے بارے میں لکھا ہے:

"پانچ چھ سال کی عمر میں گھر کی چار دیواری میں قرآن کریم، اردو نوشت وخواند کی تعلیم شروع ہوئی۔ جو حضرت میر (ناصر نواب)صاحب نے خود ہی کرائی ... حضرت ام المومنینؓ بچپن ہی سے زیرک ، فہیم اور سلیقہ شعار تھیں ...باوجود اس کے کہ پنجابی زبان پر ان کو ایک قدرت حاصل ہے مگر اردو زبان پر آپ کو آج بھی ایسا اقتدار ہے گویا کہ وہ دہلی سے کبھی جدا ہوئی ہی نہیں"۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ ص 191)

"حضرت مسیح موعودؑ کو جب کسی اردو لفظ کی بابت تفتیش کرنا ہوتی تھی تو سب سے پہلے حضرت ام المومنین ہی سے سوال کیا کرتے تھے اور پھر اگر کچھ شبہ رہ جاتا تو حضرت نانی اماں صاحبہؓ یا حضرت میر صاحب سے دریافت فرمایا کرتے تھے۔ اس سے بھی آپ کے ادبی ذوق کا پتا چلتا ہے"۔(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ ص 286)

تعلیم دینے دلوانے میں دلچسپی کا عالم دیکھئے:

"آپؓ کو تعلیم دینے دلوانے کا از حد خیال اور ذوق ہے کتابوں کے مطالعہ سے تو بہت ہی زیادہ دلچسپی لیتی ہیں اور انہیں کے ذوقِ علمی کا اثر ہے کہ اب پوتے پوتیاں پڑپوتے پڑ پوتیاں تک اسی ذوقِ علمی میں محو ہیں۔ پہلے پہل مدرسۃ البنات میں ہر قسم کی دلچسپی لی اور بہت کچھ امداد بھی فرمائی۔ اپنی ملازم لڑکیوں کو سکول بھیجا۔ ان کے اخراجات قلم، دواتیں، کتابیں وغیرہ خود خریدتیں اور اب نصرت گرلز سکول خدا کے فضل و کرم سے آپ ہی کے دم قدم سے ترقی پذیر ہوا"۔(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ ص 390)

حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی تعلیم

حضرت اقدسؑ کی صاحبزادی نے تین سال کی عمر میں پڑھنا شروع کیا۔ ساڑھے چار سال کی عمر میں قرآن پاک مکمل پڑھ کے دہرا بھی لیا تھا۔ حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ نے ان کے لیے اسباق کاغذوں پر لکھے جو بعد میں یسرنا القرآن کی صورت میں شائع ہوئے۔ ساتھ ساتھ آپؓ نے اردو، حساب، فارسی اور انگریزی بھی پڑھ لی۔ شعر کے اوزان کا تعارف بھی ہو گیا۔ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کے لیے حضرت اقدسؑ نے آپؓ کو حضرت مولوی عبد الکریمؓ کے پاس بھیجا۔ آپؓ پہلے ترجمہ پڑھنے جاتیں پھر پیر جی سے باقی کتابیں پڑھتیں۔ حضرت مولوی عبد الکریمؓ کی وفات کے بعد حضرت حکیم نورالدینؓ (خلیفہ اول) کے پاس ترجمہ سیکھنے کے لیے بھیجا۔ اس کے ساتھ آپؓ نے تجرید بخاری اور کچھ دوسرے مجموعہ احادیث پڑھ لیے۔ حضرت پیر صاحبؓ بیمار ہو گئے تو حضرت اقدسؑ نے فارسی خود پڑھائی۔ یہ سلسلہ آپؑ کی مصروفیات کی وجہ سے جاری نہ رہ سکا۔ آپؑ نے فرمایا "مجھے بہت کام ہوتا ہے۔ نہیں چاہتا کہ تمہاری تعلیم میں ناغہ ہو۔ مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ) سے کہو فارسی بھی پڑھا دیا کریں"۔

حضرت اقدسؑ کے وصال کے بعد بھی آپؓ کی تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ درس قرآن دیتے۔ اس میں حضرت ام المومنینؓ اور خاندان حضرت اقدسؑ کی دوسری خواتین بھی شامل ہونے لگیں۔ عربی آپؓ نے اپنے بھائی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ سے سیکھی اور اتنی مہارت حاصل کر لی کہ ایک دن بڑے بھائیؓ نے ٹیسٹ لیا تو عربی ناول کے کئی صفحات پڑھ کر ترجمہ بھی سنا دیا۔ انگریزی بھی پڑھی اور کم عرصے میں ترقی کر لی۔(مبارکہ کی کہانی مبارکہ کی زبانی صفحہ 16 تا 21 تک کا خلاصہ)

حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی تعلیم

ابتدائی تعلیم گھر پر مکرمہ استانی سکینۃ النساء صاحبہ سے حاصل کی۔ 3 جولائی 1919ء کو آمین ہوئی۔

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے ادیب عالم پاس کیا۔ بعد میں 1931ء میں صرف انگلش کا امتحان پاس کر کے میٹرک کیا۔ اس وقت قادیان سے سات لڑکیوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا۔ بعد میں آپؓ نے ایف اے بھی کیا۔(دختِ کرام ص 109)

قادیان میں گرلز سکول مدرسۃ البنات

"مدرسۃ البنات کا قیام حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہوا مگر جماعت بندی 1909ء سے ہوئی۔ ابتدا میں کئی سالوں تک اس کا انتظام محترمہ سکینۃ النساء صاحبہ کے ہاتھ میں زیر نگرانی ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول رہا۔ لیکن پھر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب افسر مدرسہ احمدیہ ان کے نگران مقرر ہوئے۔ ابتدا میں حضرت خلیفہ اولؓ کی وقف شدہ زمین سے پانچ سو روپے کی رقم سے اس درسگاہ کے لیے ایک مکان خرید اگیا۔ 1919ء میں گرلز سکول مبارک منزل متصل مدرسہ احمدیہ میں تھا۔ اس کے بعد قادیان کی آبادی بڑھی تو محلہ دارالعلوم میں اس کے لیے وسیع عمارت میسر آگئی اور گرلز سکول اس میں منتقل ہو گیا"۔(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 296)

قادیان میں لڑکیوں کے سکول میں پڑھانے میں حضرت استانی سکینۃ النساء صاحبہ اہلیہ حضرت قاضی محمد اکمل صاحب کو اولیت حاصل ہے۔ موصوفہ تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ اپنے گاؤں گولیکی میں باقاعدہ سکول چلاتی تھیں۔ 1908ء میں قادیان منتقل ہوئیں تو یہاں بھی درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔

حضرت یعقوب عرفانی صاحبؓ لکھتے ہیں:

"وہ جب قادیان میں آئی ہیں اس وقت تعلیم نسواں کا بہت ہی کم چرچا تھا۔ میں نے تعلیم البنات کے لیے ایک مدرسہ جاری کیا۔ استانی سکینۃ النساء نے اپنی خدمات اعزازی طور پر پیش کیں اور ان کے ذریعہ تعلیم کا عام چرچا شروع ہو گیا"۔(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ صفحہ 384)

مکرمہ فیروزہ فائزہ صاحبہ نے اپنی کتاب میں ان کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا:

"آپ نے قادیان کے مدرسۃ البنات میں بچیوں کو عربی، فارسی، اردو وغیرہ۔

پڑھائی اور کئی سال تک مدرسہ میں آپ اکیلی ہی پڑھاتی رہیں۔"(حضرت سکینۃ النساء صاحبہ صفحہ 3)

"سکول شروع کرنے کے زمانے میں جو مصائب اور مشکلات تھیں اس کا تصور آج کل کے حالات کی وجہ سے ناممکن ہے۔ اس زمانے میں لڑکیوں کو پڑھانا برا خیال کیا جاتا تھا۔ اس لیے لڑکیوں کے لیے نہ کوئی عمارت تھی۔ نہ بنچ نہ ڈیسک، نہ بجٹ نہ استانی۔ اس لیے ہر لڑکی کو سکول داخل کرنے سے پہلے اس کے خاندان اور والدین کو سمجھانا پڑتا کہ تعلیم اس کے لیے کس قدر ضروری ہے"۔(حضرت سکینۃ النساء صاحبہ صفحہ 7)

تاریخ احمدیت میں لکھا ہے:

"آپ ان نامور خواتین میں سے تھیں جو سلسلہ احمدیہ کے ابتدائی دور میں تعلیم یافتہ تھیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک میں بھی اخبار 'بدر' اور 'الحکم' میں مضامین لکھا کرتی تھیں۔ 1908ء کے جلسہ سالانہ کے بعد آپ نے اپنے میاں کے ساتھ مستقل طور پر قادیان میں سکونت

اختیار کی اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے ارشاد پر جون 1909ء میں مرکز احمدیت میں بچیوں کا پہلا پرائمری سکول قائم کیا اور ایک لمبے عرصہ تک ہیڈ معلمہ رہیں اور بہت سی بچیوں کو زیورِ علم سے آراستہ کیا۔ یہ سکول خلافت ثانیہ کے عہدِ مبارک میں مڈل سکول تک ایک مشہور ادارہ بن گیا جس سے ملک کے علمی حلقوں میں آپ کی بھی خوب شہرت ہوئی۔ اور ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل عیسائی انسپکٹرس آف سکول نے بیسیوں شاندار ریمارکس سکول کی لاگ بک پر لکھے ... آپ بیان فرماتی تھیں کہ جب گرلز سکول ابھی حضرت کے مکان پر ہی تھا۔ آپ نے مجھے شاید دیہاتی لہجہ میں تلاوت کرتے سن لیا۔ اس لیے حکم دیا کہ روزانہ نماز فجر کے معاً بعد جب میں واپس آؤں تو ایک رکوع مجھے سنا کر لڑکیوں کو پڑھایا کرو۔ چنانچہ پہلے تو میں بطور فرض تعمیل کرتی رہی پھر اسے خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور موقع سمجھ کر بڑی باقاعدگی سے ترجمہ قرآن پڑھ لیا۔ اس وقت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بھی میری وہیں ہم سبق تھیں۔ اس لیے ان سے بطور بے تکلف سہیلی کے تعلقات ہوگئے اور پھر حضرت اماں جان کے پاس آنا جانا شروع ہوا۔ کہتی تھیں کہ میں گھنٹوں حضرت اماں جانؓ کے پاس بیٹھ کر اردو ادب کی کتابیں انہیں پڑھ پڑھ کر سناتی۔ اس سے مجھے بے انداز فائدہ ہوا کیونکہ علامہ راشد الخیری اور ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے اخلاقی ناولوں میں جن عجیب و غریب اشیاء، زیورات اور برتنوں کے نام آتے وہ مجھ دیہاتی کو کیا معلوم! لیکن حضرت اماں جان ان کی شکل اور استعمال واضح فرما دیتی تھیں بلکہ کئی ایک اشیاء کے لیے حضرت نانی اماں جیسی دہلی کی بڑی بوڑھیوں سے دریافت کرکے مجھے سمجھا دیا کرتیں۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بھی بچپن میں ابتدائی جماعتوں کی پڑھائی اور لکھائی سکھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی طرح دیگر افراد خاندان سے ایسے ہی علمی اور ادبی تعلقات تھے۔ حضرت ام ناصر اور حضرت ام مظفر سلمہااللہ سے تو زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق تھا۔ ان دونوں خواتین مبارکہ کی قیادت میں احمدی مستورات کی تنظیم و تعلیم و تربیت کا بڑا کام ہوا ہے...

حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کے زمانے میں مستورات کی تعلیم و تنظیم کی جانب جب حضور نے توجہ فرمائی تو آپ کا نام اولین کارکنوں میں سے تھا۔ قادیان میں استانی جی کے نام سے مشہور تھیں اور دن رات تعلیم و تربیت اور تدریس ان کا کام تھا"۔ (تاریخ احمدیت جلد 25 صفحہ 199-200)

خلافت ثانیہ کی ابتدا میں تعلیمی ترقی کا اندازہ ایک رپورٹ سے ہوتا ہے:

"حضرت امیر المومنین صاحبزادہ صاحب نے سورہ مائدہ (جہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے چھوڑا تھا) کا پہلا رکوع خود پڑھ کر سنایا۔ قریباً 100 عورتیں حاضر تھیں حالانکہ بارش بھی (نشان رحمت) شروع ہوگئی۔ یکم اپریل کو مدرسۃ البنات کا سالانہ معائنہ ہوگیا۔ سکول کی قریباً ساٹھ لڑکیوں میں سے دو چار ہی فیل ہوئیں چھوٹی چھوٹی بچیاں عمدہ طور سے قرآن شریف کو پڑھتی ہیں۔ حضرت ام المومنین نے کمال مہربانی سے اپنے دونوں جانب کے نچلے دالان گرلز سکول کے لیے مرحمت فرمائے ہوئے ہیں"۔ (الفضل 6 اپریل 1914 صفحہ 1)

اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو احمدیت کے روشن مستقبل کی نوید عطا فرمادی تھی۔ اور بحمد للہ جماعت ہر لحہ ترقی کی جانب گامزن ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور سب فرقوں میں میرے فرقے کو غالب کرے گا اور میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور سے اور اپنے دلائل کے نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کردیں گے"۔ (تذکرہ 517)

اعلانِ ولادت

مکرمہ فوزیہ منصور صاحبہ امریکہ سے اطلاع دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہماری بیٹی مکرمہ حانیہ سلام اہلیہ مکرم ڈاکٹر کامل سلام (اوہائیو) کو 6 اپریل 2022ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے، الحمد للہ۔

بچی کا نام از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مفلحہ سلام تجویز فرمایا ہے

یہ بچی مکرم ڈاکٹر سلام ملک صاحب اور مکرمہ ندرت ملک صاحبہ (کولمبس) کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر منصور احمد قریشی (ڈیٹرائٹ) کی نواسی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ بچی سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک 'خادمہ دین اور باعمر ہو۔ آمین۔

تقریب آمین

مکرم ظفر سلیم صاحب ملواکی سے لکھتے ہیں:

مورخہ 24 اپریل 2022ء کو میری بیٹی ماھین سلیم نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچی کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ قرآن کریم کا کچھ حصہ مکرم ظفر سرور صاحب مربی سلسلہ نے سنا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مکرم قدرت اللہ ایاز صاحب ملواکی سے لکھتے ہیں:

مورخہ 23 اپریل 2022ء کو میری بیٹی اِشل ایاز نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچی کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ قرآن کریم کا کچھ حصہ مکرم ظفر سرور صاحب مربی سلسلہ نے سنا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔